نام کا کوئی دکھاؤں ہو۔ لیکن یاد رہے کہ یہ مجازیہ مشرق میں نہیں۔ بلکہ جنوب میں ہے۔ آخر اسی پنجاب میں ایک اور قادیاں بھی تو لودھیانہ کے قریب ہے۔

اس کے علاوہ خود قضا و قدر نے اس عاجز کو نام جو رکھوایا ہے۔ تو وہ بھی ایک لطیف اشارہ اس طرف رکھتا ہے۔ کیونکہ **غلام احمد قادیانی** کے عدد بحساب جمل پورے تیرہ سو نکلتے ہیں۔ یعنے اس نام کا امام چودھویں صدی کے آغاز پر ہوگا غرض آنحضرت کا اشارہ اسی طرف تھا۔ حوادث بھی ایک علامت تھی۔ حوادث سماوی نے قحط طاعون اور ہیضہ کی صورت پکڑ لی طاعون وہ خطرناک عذاب ہے کہ اسنے گورنمنٹ تک کو زلزلہ میں ڈال دیا۔ اگر اسکا قدم بڑھ گیا تو ملک صاف ہو جاوے گا۔ ارضی حوادث لڑائیاں۔ زلازل تھے جنہوں نے ملک کو تباہ کیا مامور من اللہ کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اپنے ثبوت میں آسمانی نشان دکھاوے۔ ایک لیکھرام کا نشان کیا کچھ کم نشان تھا۔ ایک کشتی کے طور پر کئی سال تک ایک شرط بدھی رہی پانچ سال برابر جنگ ہوتا رہا طرفین نے اشتہار دیئے عام شہرت ہو گئی ایسی شہرت کہ جس کی مثال بھی محال ہو پھر ایسا ہی واقعہ ہوا۔ جیسے کہ کہا گیا تھا اس واقعہ کی کوئی اور نظیر ہے مہوتسو کے متعلق بھی کئی دن پہلے اعلان کیا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ ہمارا مضمون سب پر غالب رہے گا جن لوگوں نے اس عظیم الشان اور پر رعب جلسہ کو دیکھا ہے وہ خود دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ایسے جلسہ میں غلبہ پانے کی خبر پیش از وقت دینی کوئی اٹکل یا قیاس نہ تھا۔ پھر آخر کار وہی ہوا۔ جیسے کہا گیا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(تمام شد)

دنیا میں سب سے زیادہ عمر کا آدمی شہر ماسکو ملک روس میں رہتا ہے اس کا نام ازرائی رودٹا مستی ہے اور اوس کی عمر ۱۳۰ سال کی ہے اسی طرح دنیا میں سب سے زیادہ عمر والی عورت امیریکا کے ایک مقام پر رہتی ہے اور اوس کی عمر ۱۱۱ برس کی ہے ممکن ہے کہ دیگر ممالک میں اس سے بھی زیادہ عمر کے مرد و عورت ہوں لیکن جہاں اخباروں کے نامہ نگاروں کا گزر نہیں وہاں کے عجائبات کو کون ظاہر کرے۔

شہر فلاڈلفیا ملک امیریکا سے ہندوستان کے دیوتوں کی سنگ مرمر کی مورتیاں بن کر آتیں اور لاکھوں روپیہ یہاں سے لیجاتی ہیں اچھے خدا پرست ہیں جو بت پرستوں کو بت پرستی میں زیادہ مضبوط کرتے ہیں۔

مسیح موعودؑ کا ایک پرانا مضمون در باب عظمت قرآن کریم

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا مضمون در باب عظمت قرآن کریم

ذیل میں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پرانا اور لاجواب مضمون شائع کرتے ہیں جو غالباً پچیس برس سے بھی پہلے کا معلوم ہوتا ہے پنڈت کھڑک سنگھ جسکا اس مضمون میں ذکر ہے آیا تھا جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مذہبی مناظرہ کرنے کے لئے قادیان آیا تھا اور یہاں سے لاجواب ہو کر گیا تھا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا مگر بدقسمتی اور شرم نے کچھ ایسا چکر میں ڈالا کہ آریہ تو نہ رہا عیسائی ہو گیا۔ اور پھر اسی طرز تقریر پر جو یہاں ویدکے ابطال کے متعلق حضرت حجۃ اللہ سے سنی تھی عیسائی ہو کر اوس نے آریہ مذہب اور ویدوں کے ابطال پر کئی رسالے لکھے تھے۔ غرض یہ مضمون اسکے لئے لکھا گیا تھا جو **خوش قسمتی** سے ہمیں خود اعلیٰ حضرت ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا مل گیا تھا۔ ہم ناظرین الحکم کے فائدہ اور قرآن کریم کی تعلیم کا بھی کسیقدر نمونہ دکھایا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ مضمون . . . اپنی خوبی قدامت اور دوسرے وجوہ سے بہت ہی پسند کیا جاویگا اور بجائے خود الحکم کی تعویق کی ایک لانظیر تلافی ہوگی۔

ایڈیٹر

سوال لاجواب کہ جسکے جواب میں سوامی دیانند مع اپنی جماعت کے خاموش رہیگا تو اوسکا جھوٹا ہونا ثابت ہوگا

قرآن مجید کی کلام الٰہی ہونے کی بڑی بھاری نشانی یہ ہے کہ اوس کی ہدایت سب ہدایتوں سے کامل تر ہے اور اس دنیا کی حالت موجودہ میں جو جو خرابیاں پڑی ہوئی ہیں قرآن مجید سب کی اصلاح کرنے والا ہے۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ قرآن مجید اور کتابوں کی طرح مثل قصہ کہانی نہیں ہے بلکہ مدلل طور پر ہر ایک امر پر دلیل قائم کرتا ہے اس دوسری نشانی پر ہم نے بنام کھڑک سنگھ وغیرہ پانسو روپیہ کا اشتہار بھی دیا تھا کوئی جنت پر صفت وید میں ثابت کر کے دکھلاوے کہ وید کی کن دلائل سے اپنے عقائد کو ثابت کیا ہے۔ مگر آج تک کسی کو توفیق نہ ہوئی کہ دم بھی مار سکے ہم سچ کہتے ہیں کہ وید میں نہ انجیل میں نہ توریت میں ہرگز طاقت نہیں کہ کسی فرقہ مخالف کا مثلاً دہریہ کا رد یا برہمو کا رد یا ملحدوں کا رد یا منکر الہام کا رد یا منکر نبوت کا رد یا بت پرست کا رد یا منکر نجات کا رد یا منکر عذاب کا رد یا منکر وحدانیت باری کا رد یا کسی اور منکر کا رد دلائل قطعیہ سے کر دکھلاوے یہ سب کتابیں تو مثل مردہ کے پڑی ہوئی ہیں جان نہ ہو کھڑک سنگھ جو لوگوں کو بہکاتا ہے کہ وید میں سب کچھ ہے تو اگر سچا ہے تو ہم اوس کو پانسو روپیہ

دینا کرتے ہیں۔ ہم سے تو منہ بولے کہ کسی فرقہ کے رد میں دلائل عقلیہ سے جو وید میں درج ہوں دو تین جز بمقابلہ فرقان مجید لکھکر دکھلاوے یا خدا کی خالقیت سے عاجز ہو یا نجات ابدی دینے سے عاجز ہونے پر بمقابلہ دلائل کی وید سے دلائل نکال کر لکھی اور پانسو روپیہ فی الفور ہم سے لیلے اور وہ جو کہتا ہے کہ فرقان مجید توریت انجیل سے نکالا گیا ہے تو اوسکو چاہیے کہ اگر وید سے کام نہیں بنتا تو توریت یا انجیل سے مدلل اور اگر توریت یا انجیل وہ دلائل جو فرقان مجید پیش کرتا ہے پیش کر دیویگے تو ہم تب بھی کھڑک سنگھ کو پانسو روپیہ نقد دیدینگے ایک تو کنون تعاوی پانسو روپیہ ابھی لکھ کر ہم اجید بھیجے پر لیکن اگر اس کے جواب میں خاموش رہی اور پھر غیرت اور شرم اوس کو نہ آوے تو معلوم کرنا چاہیے کہ بڑا بے حیا اور بے شرم ہے کہ ایسی پاک اور مقدس کتاب کی ہتک کرتا ہے کہ جسکی ثانی حکمت اور فلسفہ میں اور کوئی کتاب نہیں مل سکتا۔ تمام اوس کے بوعدہ انعام پانسو روپیہ ہمارا مضمون چھپ رہا ہے اوس نے آجتک کوئی دلائل وید کے پیش کرے تو ہم کی دست کشی مردان بانیہ اور پہلی نشانی جو بعنوان اس مضمون میں لکھی ہیں اوس کا مطلب یہ ہے کہ فرقان مجید اپنی احکام میں سب کتابوں سے کاملتر ہیں اور ہماری موجودہ حالت کی عین مطابق ہے اور جسقدر فرقان مجید میں احکام ہدایت حسب حالت موجودہ دنیا کی مندرج ہیں کسی اور کتاب میں ہرگز نہیں اگر کھڑک سنگھ وید میں یا توریت انجیل میں یہ سب احکام نکالدیں تو اسپر بھی ہم پانسو روپیہ دینے کی شرط کرتے ہیں اگر کچھ شرم ہوگی تو ضرور بمقابلہ اوس کے وید سے بالتحدید نشان لکھے گا ورنہ خود بیہودہ لڑکے جنکو بکا سا بھی سمجھ جائینگی کہ جھوٹا ہے کون منصف اس عذر کو سن سکتا ہے کہ ایک آدمی کہتا ہو کہ تمہارا وید بالکل ناقص ہے تم بہ احکام وید سے نکالدو اگر ناقص نہیں تم یہ جواب دیتے ہو ہمیں فرصت نہیں وید یہاں موجود ہیں بھلا یہ کیا جواب ہے اس جواب سے تو تم جھوٹے ٹھہرتے ہو جس حالت میں ہم پانسو روپیہ نقد دینا کرتے ہیں تو منہ بولو لکھدیتے ہیں جسٹری کرادیتے ہیں تو پھر اگر تمہارا وید بھی کچھ چیز ہے تو کس دن کے واسطے رکھا ہوا ہے وہ میں بیس روز کی بات ہے بہلت لیلو دیانند کو اپنا مددگار بنالو جملہ وہ احکام کہ الہدو جو ہم نیچے فرقان مجید سے نکال کر لکھیں گے یا یہ اقرار کردو کہ یہ احکام ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں تب پھر اون کے ناجائز ہونیکا ثبوت وار وید سے دو غرض تم ہمارے ہاتھ سے کہاں بھاگ سکتے ہو اور یہ جو تم محض شرارت سے بار بار توہین حضرت خاتم الانبیا کی نسبت بدزبانی کرتے ہو یہ محض تمہاری بد اصلی ہے ورنہ اپنے رب پر بھی تم نے ایسی ہی اہانت سب پیغمبروں کی نسبت کی ہے۔ ہمکو خدا نے یہ شرف بخشا ہے کہ ہم سب پیغمبروں کی تعظیم کرتے ہیں اور جیسا کہ خدا نے ہمکو فرمایا ہے نجات سب مخلوقات کی اسلام میں

ہے اور قرآن کریم کی عظمت اور مسیح موعود کے جلال کے لئے اسے شائع کرتے ہیں اس میں

سمجھتے ہیں۔ تمکو اگر حضرت خاتم الانبیاء پر کوئی اعتراض
ہے تو زبان تہذیب سے وہ اعتراض جو سب سے بڑا
ہو تحریر کر کے پیش کرو ہم تمسک لکھدیتے ہیں کہ اگر وہ
اعتراض تمہارا صحیح ہوا تو ہزار روپیہ ہم تمکو دیدینگے
اور تم ایک تمسک لکھدو کہ اگر وہ اعتراض بیہودہ نکلا
تو سو روپیہ بطور جرمانہ تم ہمکو دوگے اور اب اگر
ہماری یہ تحریر سنکر چپ ہو جاؤ اور اس شرط پر بحث
شروع نہ کرو تو ہر ایک منصف سمجھ جائیگا کہ وہ سب
توہین محض بے ایمانی سے کی ہے اکثر لوگوں کا اکثر قاعدہ
ہے کہ آفتاب پر تھوکتے ہو اور بجھا ہوا چراغ جلانے چیز
ہو دنیا کی بڑی چیز سمجھ رکھا ہے کہ موت سے ڈرتے نہیں
ورنہ ایسے آفتاب کی توہین کرنا جو نور دنیا کا ہے نری
بے ایمانی ہے۔ چھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں
کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی
دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دیکر جاؤ تو حیران ہو جاتے
ہیں۔ ....۔ اب ہم نیچے وہ احکام
فرقان مجید کی لکھتے ہیں کہ جنہیں ہمارا یہ دعویٰ ہے
کہ وید میں یہ تمام احکام مفردہ ہرگز موجود نہیں کہ
وید ناقص تعلیم ہے اور تم کہتے ہو کہ ہیں اور ہم کہتے ہیں
کہ ہرگز نہیں اور لعنت اوس شخص پر کہ جھوٹا ہے۔

اوّل خدا کی نسبت جو احکام فرقان مجید کے ہیں خلاصہ
آیات کا نیچے لکھتا ہوں

۱۔ تم خدا کو اپنے جسموں اور روحوں کا رب سمجھو
جس نے تمہارے جسموں کو بنایا اوسی نے تمہارے
روحوں کو بنایا وہی تم سب کا خالق ہے اوس بن
کوئی چیز موجود نہیں ہوتی۔

۲۔ آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور حقیقی
نعمتیں جو زمین آسمان میں نظر آتی ہیں یہ کسی
عمل کنندہ کے عمل کے پاداش نہیں محض خدا کی
رحمت ہے کسی کو یہ دعوےٰ نہیں پہنچتا کہ میری
نیکیوں کے عوض میں خدا نے سورج بنایا یا زمین
بچھائی یا پانی پیدا کیا۔

۳۔ تو سورج کی پرستش نہ کر تو چاند کی پرستش
نہ کر تو آگ کی پرستش مت کر تو پتھر کی پرستش
مت کر تو مشتری ستارے کی مت پوجا کر تو کسی
آدم زاد یا اور کسی جسمانی چیز کو خدا مت سمجھ
کہ یہ سب چیزیں تیرے ہی نفع کے واسطے بنائے
پیدا کی ہیں۔

۴۔ بجز خدا کے کسی چیز کی بطور حقیقی تعریف مت کر کہ
سب تعریفیں اوسی کی طرف راجع ہیں بجز اوسکے
کسی کو اوس کا وسیلہ مت سمجھ کہ وہ تجھ سے
تیری رگ جان سے بھی زیادہ نزدیک تر ہے

۵۔ تو اوس کو ایک سمجھ کہ جس کا کوئی ثانی نہیں تو
اوس کو قادر سمجھ جو کسی فعل قابل تعریف سے
عاجز نہیں تو اوس کو رحیم اور فیاض سمجھ کہ جس کی
رحم اور فیض پر کسی عامل کے عمل کو سبقت نہیں

دوئم حالت موجودہ دنیا کی مطابق گناہوں کے

نسبت

۱۔ تو سچ بول اور سچی گواہی دے اگرچہ اپنے حقیقی
بھائی پر ہو یا باپ پر ہو یا ماں پر یا کسی اور پیارے
پر ہو اور حقانی طرف سے الگ مت ہو۔

۲۔ تو خون مت کر کیونکہ جس نے ایک بے گناہ کو مار
ڈالا وہ ایسا ہے کہ جیسے اوس نے سارے جہان
کو قتل کر دیا۔

۳۔ تو اولادکشی اور دخترکشی مت کر تو اپنے نفس کو
آپ قتل مت کر تو کسی قاتل یا ظالم کا مددگار مت
ہو تو زنا مت کر۔

۴۔ تو کوئی ایسا فعل نہ کر جو دوسرے کا ناحق باعث
آزار ہو۔

۵۔ تو قمار بازی نہ کر تو شراب مت پی تو سود مت
لے اور جو اپنے لئے اچھا سمجھتا ہے وہی دوسرے
کیلئے کر

۶۔ تو نامحرم پر ہرگز آنکھ مت ڈال نہ شہوت سے
نہ خالی نظر سے کہ یہ تیرے لئے ٹھوکر کھانے کی
جگہ ہے۔

۷۔ تم اپنی عورتوں کو میلوں اور محفلوں میں مت
بھیجو اور پراون کو ایسے کاموں سے بچاؤ کہ
جہاں وہ ننگی نظر آویں تم اپنی عورتوں کو
زیور چھنکاتی ہوئی خوش اور پتلے لباس
کوچوں اور بازاروں اور میلوں کے سیر
سے منع کرو اور اونکو نامحرموں کی نظر بازی
سے بچاتے رہو۔
تم اپنی عورتوں کو تعلیم دو اور دین اور عقل
اور حفظ ترسی میں اونکو پختہ کرو اور اچھا سلیقہ
کو کامل بناؤ۔

۸۔ تو جب حاکم ہو کر کوئی مقدمہ کرے تو عدالت
کر اور رشوت مت لے اور جب تو گواہ ہو کر پیش ہو
تو سچی گواہی دیدے اور جب تیرے نام حاکم
کے طرف سے بغرض ادا کسی گواہی کے حکم طلبی
کا صادر ہو تو خبردار حاضر ہونے سے انکار مت
کیجو اور عدول حکمی مت کریو۔

۹۔ تو خیانت مت کر تو کم وزنی مت کر اور پورا
پورا تول تو جنس ناقص کو عمدہ کی جگہ مت
بیچ تو جعلی دستاویز مت بنا اور اپنی تحریر میں
جعلسازی نہ کر تو کسی پر تہمت مت لگا
اور کسی کو الزام نہ دے کہ جس کی تیرے پاس
کوئی دلیل نہیں۔

۱۰۔ تو چغلی نہ کر تو گلہ نہ کر تو غمازی مت کر اور
جو تیرے دل میں نہیں وہ زبان پر مت لا۔

۱۱۔ تیرے پر تیرے ماں باپ کا حق ہے جنہوں نے
تجھے پرورش کیا بھائی کا حق محسن کا حق ہے تجھ پر
دوست کا حق ہے ہمسایہ کا حق ہے ہموطنوں
کا حق ہے۔ تمام دنیا کا حق ہے سب سے رتبہ
برتبہ ہمدردی سے پیش آ۔

۱۲۔ شرکا کے ساتھ بدمعاملگی مت کر یتیموں اور
نابالغوں کے مال کو خورد برد مت کر

۱۳۔ استقاط حمل مت کر۔ تمام قسموں زنا سے پرہیز
کر کسی عورت کی عزت میں خلل ڈالنے کیلئے اوس پر
کوئی بہتان مت لگا۔

۱۴۔ رو بخدا ہو اور رو بدنیا نہ ہو کہ دنیا ایک گذر
جانیوالی جگہ ہے اور وہ جہان ابدی جہان ہے
بغیر ثبوت کامل کے کسی پر نالائق تہمت مت
لگا کہ دلوں اور کانوں اور آنکھوں سے قیامت
کے دن مواخذہ ہوگا۔

۱۵۔ کسی سے جبراً کوئی چیز مت چھین اور قرض کو
عین وقت پر ادا کر اور اگر تیرا قرضدار نادار ہے
تو اوس کو قرض بخشدے اور اگر اتنی طاقت
نہیں تو قسطوں سے وصول کر لیکن تب بھی
اوس کی وسعت وقت دیکھ لے

۱۶۔ کسی کے مال میں لاپرواہی سے نقصان مت
پہنچا اور نیک کاموں میں لوگوں کو مدد دے

۱۷۔ اپنے ہمسفر کی خدمت کر اور اپنے مہمان کو تو عزت
سے پیش آ سوال کرنیوالے کو خالی مت پھیر اور
ہر ایک جاندار بھوکے پیاسے پر رحم کر

۱۸۔ لوگوں کے راز جوئی مت کر اور کسی کے گھر میں
بغیر اوس کی اجازت کے اندر مت جا اور کسی
شخص کو دھوکہ دینے کی نیت سے کوئی کام مت
کر دغا اور فریب اور نفاق سے دور رہ اور
ہر ایک شخص سے صفا دلی سے معاملہ کر اور یتیموں
اور ہمسائیوں اور غریبوں خواہ رشتہ دار
ہوں خواہ غیر تعلق والے ہوں اور ساتھ والے
مسافروں اور راہگیروں اور غلاموں پر
مہربانی کرو۔

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

جنرل بوتھ لنڈن شہر میں

ہمارے ناظرین جنرل بوتھ کے نام
سے ناآشنا نہونگے یہ معمر آدمی مکتی فوج کا بانی ہے
انہوں نے آجکل شہر لنڈن کی زندگی پر ایک مضمون
شائع کی ہے۔ اس میں ظاہر کیا ہے کہ آجکل شراب خواہی
کثرت سے عورتوں میں بڑھتا جاتا ہے اور یہ شراب خوری کی
ترقی عورتوں کے حقوق کی آزادی کے باعث ہوئی
ہے کیونکہ وے جب اپنے آپ کو دیگر معاملات میں
مردوں کے برابر سمجھتی ہیں تو شراب کی بوتلیں مردوں
کی طرح لنڈھاتے ہیں اب انہیں شرم نہیں معلوم دیتی

جنرل بوتھ دور اصل غلط نتیجے پر پہنچے ہیں۔ بدنظمی اور عیاشی کے سیلاب کا بند کفارہ کے ماننے سے ٹوٹتا ہے اور یہ عملی ثبوت ہے اس امر کا کہ کفارہ انسان کی نجات کا ذریعہ نہیں ہو سکتا اور اوس کو نجات کوئی تعلق نہیں اور پھر جنرل بوتھ انجیل سے ناواقف معلوم ہوتا ہے جبکہ یسوع صاحب معجزات سے شراب بنایا کرتے تھے تو پھر یسوع کے ماننے والے شراب کی بوتلیں لنڈھا کر ان معجزات کی یادگار کیوں قایم نہ کریں اور پھر جنرل بوتھ کو ایک اور دھوکا ہوا ہے جب خود انکا خداوند یسوع شراب پیا تا تھا تو اوروں کے لئے حرام ہونے کی کیا وجہ ہے؟ غالباً یہی وجہ ہے جو جنرل بوتھ نے اپنی ساری کتاب میں شراب کی حرمت پر کوئی دلیل پیش نہیں کی ہے۔ بلکہ اگر اس سے کچھ پایا جاتا ہے تو یہ پایا جاتا ہے کہ عورتوں کو مردوں کے برابر شراب نہیں پینی چاہیئے۔ جس مذہب کا یہ حال ہو اور جس کے ماننے والوں کی یہ حالت کیا وہ انسان کے اندر حقیقی پاکیزگی اور طہارت پیدا کر سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ دنیا کے کل مذاہب موجودہ میں کہ یہ فخر صرف اور صرف اسلام کو حاصل ہے جس نے صاف لفظوں میں شراب کو حرام کیا ہے۔

جنرل بوتھ نے یہ بھی لکھا ہے کہ بدزبانی یعنی ناشائستہ کلامی میں بھی ترقی ہو رہی ہے گلی کوچوں میں نہ صرف مرد و زن بلکہ چھوٹے بچوں تک سخت ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں تعلیم کے عام ہونے کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ گندہ دہنی دور ہوتی نہ بجائے اس کے کلام کی ناپاکی بڑھ جاتی۔ جنرل بوتھ عیسائی ہو کر مکتی فوج کے بانی ہو کر لنڈن کی اس حالت پر سخت اظہار افسوس کرتے ہیں وہ انجیل کو پڑھیں اور یسوع صاحب کی ان تقریروں کو پڑھیں جو آپ یہود کے علماء کے سامنے کرتے ہیں زبان پر پوری حکومت کا سبق بھی صرف اسلام ہی نے دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طرز عمل سے دکھایا ہے۔ جنرل بوتھ کے مندرجہ بالا ریمارک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محض ذہنی ترقی اور صنعت و حرفت میں بلند پروازگی دلوں کی ناپاکی اور کدورت کو صاف نہیں کر سکتی بلکہ اس کے لئے ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین اور گناہ سوز فطرت کا پیدا ہونا اور یہ ممکن نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کے تازہ بتازہ نمونے سامنے نہوں اور یہ بات اسلام کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں چنانچہ اسوقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باجود ان نشانات کا نمونہ ہے۔

ڈیلی نیوز لنڈن کی مذہبی مردم شماری

انگلستان کے ڈیلی نیوز روزانہ اخبار کی طرف سے لنڈن کے خاص خاص معاملات کے متعلق مردم شماری کی گئی۔ اس کے ضمن میں انھوں نے یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کسقدر فیصدی آدمی گرجاگھروں یا دیگر مذہبی جلسوں میں شامل ہوتے ہیں اس مردم شماری کے دوران میں معلوم ہوا کہ مقام چلسی میں جہاں کی آبادی ستر ہزار آدمیوں کی ہے صرف ۳۰۰ آدمی مذہبی جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔

اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اسوقت انگلستان کی دینی اور روحانی حالت پستی کیطرف جا رہی ہے اور معقولات اور اختراعات کی طرف ساری قوتیں صرف ہو رہی ہیں۔ چرچ آف انگلنڈ دنیا کے مختلف ممالک اور قطعات میں کروڑوں روپیہ عیسائی بنانے کے لئے خرچ کر رہا ہے لیکن اس کے اپنے گھر کی یہ حالت ہے کہ رسمی طور پر بھی ستر ہزار آدمیوں میں تیس آدمی گرجا میں جاتے ہیں یہ ثبوت ہے عیسویت کے تنزل اور ادبار کا اور یہ اثر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس قدسیہ کا جو کسر صلیب کے لئے مامور ہو کر آیا ہے۔ اندرونی طور پر عیسائی مذہب کو دو کیڑے لگ چکے ہیں یعنے اول اس میں فلاسفروں اور آزاد خیال لوگوں کا ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو اپنی قلم اور زبان سے عیسائی مذہب کے اصولوں کی تکذیب اور تردید کر رہے ہیں دوسرے عیسائی مذہب کے ماننے والوں میں عملی طور پر ماننے والوں کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے اور یہ سب اس کامیابی کی ٹھنڈی ہوائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود کو کسر صلیب میں ہونے والی ہے۔

ریمارک

عرصہ سے چند اخبارات اور بعض کتابیں دفتر الحکم میں بغرض ریمارک پہنچی ہوئی ہیں افسوس ہے کہ ہم ابتک انپر نوٹس نہیں لے سکے اور بعض ابھی تک بھی باقی رہیں گی۔ تاہم بعض جدید معصروں پر مختصر سا ریمارک کیا جاتا ہے۔

النذیر۔ یہ دو جزو کا ایک ماہواری رسالہ میرٹھ سے شائع ہوا ہے جس کی سالانہ قیمت عہ ہے۔ یہ رسالہ آریوں کے ہفتہ وار اخبارات اور رسالجات ماہواری کے اعتراضوں کے جواب دینے کے لئے نکالا گیا ہے اور ہمارے خیال میں جبکہ آریوں کے اخبارات کثرت کے ساتھ مقدس اسلام کی توہین کر کے لوگوں میں پھیلی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے ذب اور دفع کے لئے بمقصد رسالے اور اخبار جوں تھوڑے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے رسالوں کی ہر طرح سے مدد کریں۔

مضامین کے پڑھنے سے جہاں تک پتہ لگتا ہے۔ ان میں مولوی پنڈت ابو رحمت اللہ کا قلم کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جو سنسکرت کے اچھے عالم ہیں اور آریوں کے گھر کے بھیدی ہیں۔

ست اپدیشں۔ لاہور سے سوامی شیوانند صاحب نے ایک پندرہ روزہ اخلاقی پرچہ نکالا ہے سوامی شیو آنند کسی زمانہ میں دیو دھرم آشرم سے متعلق تھے اور ستیانند اگنی ہوتری کے چیلے تھے۔ پھر کچھ عرصہ تک جنرل بوتھ کی مکتی فوج میں رہ کر جنگی پکار نام ایک اخبار کو ایڈٹ کرتے رہے اور پھر جلسہ مذاہب کے بانی شوگن چند کے ساتھ رہے اب آپ نے یہ اخبار نکالا ہے اسمیں کوئی کلام نہیں کہ یہ پرچہ اخلاقی مقصود لئے ہوئے ہوتا ہے اور ملک کی اخلاقی حالت کی اصلاح کے لئے ایسے پرچوں کی ضرورت لیکن ہم خطرناک طور پر نہ تسلیم کریں گے اگر یہ ظاہر نہ کریں کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ اور اصولوں کے خلاف چل کر اخلاقی پاکیزگی کا پیدا کرنا ایک خیالی امر ہے۔ حقیقی اخلاق کا پتہ بھی بغیر اس کے نہیں لگ سکتا۔ بہرحال یہ پرچہ اخلاقی پرچہ سالانہ قیمت دو روپیہ ہے۔

نیر اعظم مراد آباد۔ اگرچہ یہ پرانا اخبار ہے اور ۱۰ سال سے جاری ہے لیکن منشی ایس ابن علی صاحب کے اہتمام اور ایڈیٹری میں جب سے چھپنا شروع ہوا ہے اس اخبار کی حالت میں زمین آسمان کا فرق ہو گیا ہے اب بڑی متانت اور معقولیت کے ساتھ واقعات رواں پر بحث کی جاتی ہے اور مضامین کے اقتباس اور ترتیب میں خاص اخباری مذاق سے کام لیا جاتا ہے نمونہ کا پرچہ جو مفت ملتا ہے منگوا کر کل باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔

آصف الاخبار۔ یہ پندرہ روزہ اخبار آغا شاعر قزلباش دہلوی نے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے ہندوستانی دربار تاجپوشی کی یادگار اور سلطان دکن کی انتھیسویں سالگرہ کی خوشی میں دہلی سے نکالنا شروع کیا آغا شاعر کی تحریریں اردو زباندانی کے شائقین زبان چٹخارے لے کر پڑھتے ہیں اور آصف الاخبار کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس اخبار کی زبان ٹکسالی ہونے کے علاوہ نہایت سلیس اور فصیح ہوتی ہے اخباری مراتب اور مدارج کے لحاظ سے اخبار میں بہت بڑی ترقی کی گنجائش ہے لیکن اردو انشا پردازی کے لئے یہ اخبار دہلی کے دوسرے اخبارات سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ پندرہ روزہ اخبار کے لئے عام قیمت تین روپیہ زیادہ ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور چھپائی کا خاص اہتمام کیا جاتا ہو۔ بہرحال ہم اپنے نئے ہمعصر کی کامیابی چاہتے ہیں۔

شریف: لاہور سے ایک جدید اخبار شریف نام کے نکالنے کی تجویز کی گئی ہے جس کے ایڈیٹر ہمارے پرانے اور کہنہ مشق ہم عصر میر بشارت علی صاحب جالب دہلوی ہیں۔ جنہوں نے اخبار وکیل اور پنجاب امرتسر اور روزانہ پیسہ اخبار لاہور کی ایڈیٹری کا کام نہایت کامیابی سے کیا ہوا ہے اس اخبار کی اخباری حیثیت اور وقعت کے قائم رکھنے کے لئے جہانتک تجربہ کار۔ متین اور وسیع المعلومات ایڈیٹر کا تعلق ہے اس کے لئے جالب دہلوی کا نام کافی ہے۔ افسوس ہے اس اخبار کی کوئی قیمت نہیں بتائی گئی شاید مفت تقسیم ہو کیونکہ مینیجنگ پروپرائٹر صاحب ایک اشتہاری طبیب ہیں۔

حضرت حکیم الامت کا وعظ جلسۃ الوداع کی تقریب پر

(گزشتہ اقتباس سے آگے)

وجود ملائکہ کے ثبوت کے لئے مجھے کسی فلسفیانہ بحث کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ملائکہ کے وجود کے انکار سے بڑھ کر کوئی حماقت نہیں ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حقیقی فیوض اور برکات خواہ جسمانی ہوں یا روحانی انسان اللہ تعالیٰ سے پاتا ہے اس کے لئے کچھ نہ کچھ وسائط ضرور ہیں ان وسائط ہی کو مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ اور انہیں سے ملائکہ بھی ایک نام ہے۔ اس صداقت سے انکار ایسا ہی ہے جیسا وجود آفتاب کا انکار۔

ایمان بالملائکہ کی حقیقت اور غرض جو مجھے سمجھ آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے یہ راز معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کے دل میں جب نیکی کی تحریک ہو تو اس نیکی کے کرنے کے لئے مستعد اور چوکنا ہو جاوے اور اگر اس میں ذرا بھی سستی اور کاہلی سے کام لیگا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ وہ توفیق اس سے چھین لیگا۔ اور اس کے دل پر ایک حجاب سا چھا جاتا ہے اسی طرح پر ایمان بالکتب ہے اور پھر رسولوں پر ایمان ہے۔

ایمان بالرسل کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ **ایمان** صرف زبانی اقرار کا نام نہیں بلکہ اس کی حقیقت تب پیدا ہوتی ہے جب کہ اس ایمان کے موافق عمل ہو ورنہ وہ ایمان مردہ ہے اور اسکا کوئی فائدہ نہیں۔ دیکھو اونٹ کتنا بڑا جانور ہے۔ لیکن اگر ایک ہزار اونٹ کی بھی ایک لمبی قطار ہو اور ان سب کی مہار ایک بچے کے ہاتھ میں دیدی جاوے تو وہ بڑی آسانی کیساتھ ان سب کو لئے چلا جاویگا۔ لیکن اگر سو آدمی بھی مل کر ایک اونٹ کو کوئیں میں گرانا چاہیں تو وہ گرنا پسند نہ کریگا اور جہانتک اس سے ممکن ہوگا وہ اس سے بچیگا کیوں؟ وہ جانتا ہے کہ کنواں اس کے لئے ہلاکت کا گھر ہے یہ ایمان کا ایک چھوٹا سا عمل ہے جو حیوان سے ہوتا ہے پھر کسقدر شرم کی بات ہے کہ ہم انسان کہلا کر ان باتوں پر عمل نہ کریں جن کو ہم ایمانیات کی ذیل میں مانتے ہیں

ایمان بالرسل بھی ایک عظیم الشان شعبہ ایمان کا ہے آجکل دنیا میں یہ ہوا زور بہت پھیلا ہوا ہے ہر ایک شخص اپنی ہی مرضی اور رائے کو پسند کرتا اور اسی پر عمل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں یہ بات اصلی ترقی کے خلاف اور صریح متضاد ہے۔ جو فیوض اور برکات **قوم** پر بحیثیت قوم نازل ہوتے ہیں وہ انفرادی حالت میں نہیں آسکتے لیکن قوم کے لئے قوم بننے کے واسطے شخصی راؤں کو چھوڑ کر ایک ہی **امام** کی اتباع ضروری ہوتی ہے۔ پس انبیاء ورسل کی ایک بڑی غرض بعثت کی یہ بھی ہوتی ہے کہ لوگ اپنی راؤں کو چھوڑ دیں اور اس متقدا اور مطاع کی باتوں کو مانیں اور ان پر عمل کریں اس ایک امر سے انسان کو بڑے بڑے فیض حاصل ہوتے ہیں اور اخلاق فاضلہ اور بہت سی نیکیوں سے اسے حصہ ملتا ہے۔ خود پسندی خودغرضی۔ تکبر۔ اور انانیت جیسے رذائل سے نجات ملتی ہے۔ جو اس کو صداقت کے قبول کرنے سے روکنے والے ہوتے ہیں۔

انبیاء ورسل اور دوسرے ریفارمروں اور لیڈروں میں ایک عظیم الشان فرق ہوتا ہے جس کو کبھی بھولنا نہیں چاہئیے اور وہ یہ ہوتا ہے کہ انبیاء ورسل جس امر کی تعلیم دیتے ہیں وہ خود اپنے نمونہ سے دکھا دیتے ہیں اور اس کے نتائج اور ثمرات کا بھی مشاہدہ کرا دیتے ہیں۔ خیالی ریفارمروں اور اصلاح کے مدعیوں میں یہ بات قطعاً نہیں ہوتی۔ غرض ایمان بالرسل بہت بڑی ایمانی جزو ہے **اعمال صالحہ** اعمال صالحہ ہوتے ہی نہیں کیونکہ جو فعل خواہ وہ کیسا ہی نیک کیوں نہ ہو نیک نہیں کہلاتا جب تک انبیاء ورسل کے افعال کے نمونہ پر نہ ہو۔ دنیا اسوقت حضرت امام کے دعویٰ کو سن کر حیران ہو رہی ہے اور آپ کی مسیح ابن مریم کے ساتھ مماثلت کو حیرت کے ساتھ دیکھ رہی ہے لیکن مجھے تعجب ہے کہ یہ لوگ مسلمان کہلا کر ایمان بالرسل کے مسئلہ کو کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر انبیاء کی بعثت سے ایک آدمی بھی ان کے رنگ میں رنگین نہیں ہوتا اور کوئی خوبی اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا۔ تو اس صورت میں ماننا پڑیگا کہ معاذ اللہ وہ شخص ناکام رہا اور یہ صحیح نہیں ہے۔

غرض ایمان بالرسل بھی عقائد صحیحہ میں ایک امر اہم ہے پھر عقائد میں سے ایک عظیم الشان مسئلہ جزا و سزا پر یقین کرنا ہے اس مسئلہ کے ماننے کے بغیر انسان نیکیوں کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتا۔ یہ مسئلہ حقیقت میں بہت بڑی ترقیوں کا بنیادی پتھر ہے۔ کیونکہ جب انسان مسئلہ جزا و سزا پر یقین رکھتا ہو اور سمجھتا ہے کہ فلاں فعل کی جزا یہ ہوگی اگر وہ بد ہے تو اس سے اجتناب کریگا اور اگر وہ فعل نیک ہو تو اس کے کرنے کے لئے چست اور چالاک ہوگا یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس مسئلہ کو عقائد میں داخل کیا ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اگر اس اصل کو محکم طور پر ملحوظ رکھا جاوے اور اس کی حقیقت کو سمجھ لیا ہو جاوے تو انسان کو بہت سی نیکیوں کی توفیق مل جاتی ہے اور اس ایک اصل کو چھوڑنے اور غافل ہونے سے بہت لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ (باقی آئندہ)

اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد حضرت کی طرف سے ہے نئے عہد کی

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں اون کو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا پورا کیا جائے اس لئے اور دیگر **اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے** جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلوں پر اثر پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہیں لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں **اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا** اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوان مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا وقت ہاتھ میں نہیں آتا اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقیماندہ تھوڑا سا حصہ ہے **پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میرے منشاء کی مطابق میری اغراض میں مدد دیگا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا** اور جو شخص ایسی مہمات میں مال خرچ کریگا میں امید نہیں رکھتا ہوں کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائیگی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمتگذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آجائیگا کہ **اگر ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں اسوقت کے پیسہ کی برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کی صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں** اور ہر روز خدا تعالیٰ کی **تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے**۔

اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی محبت صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کر کے اوس کی راہ میں مال خرچ کریگا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اوس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دیجائیگی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے ضرور اسے پائیگا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کے راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانا چاہیے تو وہ ضرور اوس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اوس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ **یہہ اوس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے** اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس خدمت کو بجا لائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں ہاں تم پر یہہ اوس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے تھوڑے دن ہوئے کہ مجھ کو الہام ہوا تھا کہ [illegible] یعنی یہی ہوں کہ ہر ایک کام میں ہی کا رسالہ سمجھے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھے جب یہہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ اون کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی بھی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اوس مال کو نہیں سمجھتا کہ اوس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنا خزائن سمجھتا ہے اور امساک اوس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے لکھوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اوس کی طرف کچھ التفات کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی اس کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کر سکو گے تو اپنا ایمان پختہ کرو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دیجائیگی مجھے اس بات کی تصریح کی ضرورت نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا کیا خدمات بجا لائے تھے اب تم سوچ کر دیکھو کہ یہ خدمات اون خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہیں میں تمہیں بہت دیر تک نہیں رہوں گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہمنے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اسوقت اون حسرات کا تدارک کرو جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے میں بھی نہیں رہوں گا سو اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اسقدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہمنے کوئی خدمت کی ہے تمہیں معلوم نہیں کہ اسوقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اوس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں یہ ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہمنے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جسقدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسے جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور میں یہہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمت میں سستی مت ہو بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اسطرح پر کہ ایک نیکی میں تو ترو ہو اگر دوسری نیکی بجا لاتا ہو وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم اون نیکیوں اور اون خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجا لاؤ اور یہہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اسمیں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ **اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے** سو اے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو تم اس کام کے لئے ہمت کرو خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وہ وقت ہمت کا ہے اب اس سے زیادہ کیا لکھوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے آمین ثم آمین

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

حضرت اقدس علیہ السلام کی اس تحریک پر ہمارے بعض احباب نے اصل مسودہ کو ہی پڑھ کر تعمیل حکم میں بڑی سرگرمی دکھلائی ہے چنانچہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور خواجہ کمال الدین صاحب اور حکیم فضل الدین صاحب نے اوسوقت دس دس رسالے اپنے خرچ پر بھجوانے منظور کئے اور ایسا ہی بہت سارے دوسرے احباب نے خود خریداری میگزین منظور کی اور بعض احباب نے آٹھ آٹھ دس دس رسالے اپنے احباب کے نام بھجوا کر اون کو خریدار بنایا اس لئے سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حضرت اقدس کا ارشاد جو دس ہزار خریدار میگزین پیدا کرنے کا ہے اس کی تعمیل میں ہر طرح سے کوشش کریں سب احباب خواندہ ہوں یا ناخواندہ اوس کو خریدیں اور حسب توفیق اردو یا انگریزی رسالہ کی دو دو چار چار دس دس بیس بیس کاپیاں خود خرید کر باہر بھجوا دیں جو خود رسالہ کی پوری قیمت نہ دے سکتے ہوں وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر ایک ایک رسالہ خریدیں اور اپنے احمدی احباب کو اور دوسرے دوستوں کو جو مذہب اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں اوسکے خریدنے کے لئے مجبور کریں کیونکہ یہہ رسالہ مذہب اسلام کی صداقت کو دکھاتا اور غیر مذاہب عیسائیوں آریوں وغیرہ کے اعتراضوں کا جواب دیتا ہے اور زبان انگریزی میں ترجمہ ہو کر یورپ امریکہ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں جاتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں سے پانسو آدمی ایسے ہمت پیدا ہو جائیں کہ دس دس رسالے اپنے خرچ پر خرید کر باہر بھجوا دیں اور پانچ ہزار احمدی اس کے علاوہ ہوں جو ایک ایک رسالہ خریدیں تو باسانی تعداد دس ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ جو احباب رسالہ خریدیں وہ اس امر کا خیال رکھیں کہ بعض مضامین جنوری سے شروع ہوئے ہوئے ہیں اس لئے شروع سال سے خریدنا مفید ہوگا اور ایسا ہی ۱۹۰۲ء کی جلد جو کہ دستیاب ہو جاتی ہے اس کو بھی ضرور خریدیں ورنہ پھر اسکا ملنا مشکل ہوگا اردو رسالہ کی قیمت [illegible] اور انگریزی کی [illegible] ولایت کیلئے [illegible] سالانہ ہے۔ جملہ درخواستیں اور روپیہ بنام محمد علی ایم اے مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

مراسلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جہلم میں احمدی جماعت کے مخالف مسلمانوں کی دیانت

مکرم بندہ جناب شیخ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ چند سطور ارسال خدمت کرتا ہوں۔ امید کہ اپنے معزز پرچہ میں جگہ دے کر ممنون فرماویں گے۔

احمدی جماعت کے مخالف مولوی حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام پر فوٹو کھچوانے سے بڑے شد و مد سے فتوے دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ خوب جانتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا فوٹو کھچوانا محض اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے ہے۔ مگر حسد اور تعصب نے اون کی آنکھوں کے

آنکھ پر پردے ڈال دئے ہیں۔ کان بہرے ہو گئے ہیں اور دل اُن کے نہ حق کے شنوا ہیں نہ حق کے بینا ہیں اور نہ حق کو سمجھتے ہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کا ذکر ہو تو تصویر کھچوانا کفر۔ شرک ظلم غرض تمام گناہوں سے بدتر گناہ ہے۔ لیکن خود خواہ ایک معمولی سی نفسانی خواہش ہی کیوں نہ ہو سب کچھ جائز کر لیتے ہیں اور اس آیت کا مصداق بنتے ہیں۔ "لما تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون"۔ تھوڑے دن ہوئے جہلم میں مسجد خانساماں کے تعلق کچھ معمولی سا جھگڑا ہوا تو اس مسجد کے متعلقین اور امام مسجد نے بہت سے اور لوگوں کو بھی جمع کر کے مسجد۔ امام مسجد۔ ایک دو اور مولوی اور کل مجمع کا فوٹو اتروا کر مقدمہ میں پیش کیا۔ اب اگر جہلم کے دوسرے مسلمانوں میں غیرت ہے اور جو لوگ ہم پر الزام لگانے اور تصویر اُتروانے پر ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں۔ کچھ دیانت رکھتے ہیں تو ان لوگوں کے ساتھ بھی جنہوں نے تصویر اتروائی ہے بول چال چھوڑ دیں۔ اور ان کو بھی اسلام سے خارج سمجھیں اور جسطرح ہمیں بُرا سمجھیں اور اسیطرح اپنی غیرت اور دیانت کا نمونہ دکھائیں ورنہ آئندہ کے لئے احمدی جماعت کو طعن و تشنیع کرنے سے اپنی زبان روکیں اور اوس مالک یوم الدین کا خوف کریں جس کے حضور ایک دن پیش ہونا ہے ہم ذیل میں چند ایک مولویوں کا فتوےٰ تصویر کے تعلق لکھکر دیکھتے ہیں کہ کہاں تک یہ لوگ ان مولویوں کی عزت اور قدر کرتے اور کہاں تک ان فتووں کی ان کے دلوں میں وقعت ہے۔

عہ (نقل فتوےٰ مولوی عبد الجبار امرتسری) عکسی تصویر بنوانا شرعاً منع ہے۔ جس گھر میں تصویر ہوتا ہے اس گھر میں فرشتے رحمت کے نہیں آتے اور یہی وبال کافی ہے تصویر رکھنے والوں کے واسطے کہ ملائک رحمت سے محروم رہے اور حدیث صحیح میں وارد ہے ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ اس حدیث کی رُو سے تصویر بنانے والا بڑا ظالم ہے۔

عہ۲ (نقل فتوےٰ مولوی ثناء اللہ امرتسری) تصویر اُتروانی اُتروانی منع ہے حدیث شریف میں سخت ممانعت ہے۔

عہ۳ (نقل فتوےٰ مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی) ذی روح کی تصاویر عکسی حرام ہیں بقولہٖ تعالیٰ ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون اگر درخت مکان وغیرہ کا نقش ہو تو جائز ہے مگر ذی روح کی مطلق حرام ہے اور بنانا کیا جائز۔

عہ۴ (نقل فتوےٰ مولوی رشید احمد گنگوہی) مسلمان کو اپنی تصویر یا کسی کی تصویر بنانی حرام ہے اور اس میں گناہ کبیرہ۔

عہ۵ (نقل فتوےٰ پیر مہر علی شاہ گولڑوی) تصویر عکسی ہو یا غیر عکسی کوئی جائز نہیں۔

عہ۶ (نقل فتوےٰ مولوی محمد حسین بٹالوی) تصویر ذی روح کی ممانعت اسلام میں وارد ہے۔ ہاتھ کی تصویر سے مخصوص نہیں فوٹو یا عکسی تصویر بھی اسمیں داخل ہے

یہ ہیں بطور نمونہ چند ایک مولویوں کے فتوے درج کئے ہیں جن کے ہمارے مخالف لوگ بڑے دعوے سے نام لیا کرتے ہیں اب معلوم ہو جائیگا کہ ان مولویوں کی فی الواقعہ یہ لوگ کتنی عزت کرتے ہیں۔ اگر ان مولویوں کے اس فتوےٰ پر کوئی عمل نہ کیا گیا تو آئندہ کے لئے کسی کو کوئی حق نہ ہوگا کہ ہمارے مقابل ان کا کوئی فتوےٰ پیش کیا جاوے۔ والسلام۔ خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ

از جہلم

رؤیا اور الہام

۳- ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہو گئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی میں گیا دیکھتا ہوں کہ میرے دو نوں طرف دو آدمی پستولیں لئے کھڑے ہیں اس اثناء میں مجھے الہام ہوا فی حفاظتہ اللہ

ایک دن بوقت ظہر فرمایا کہ ہیضہ کے لئے ہم تو کوئی دوا نہ بتلاتے ہیں نسخہ صرف یہ بتلاتے ہیں کہ راتوں کو اُٹھ کر دعا کریں اور اسم اعظم ہے کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ اس کی تکرار نمازکے رکوع سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں یہ خدا نے اسم اعظم تبلایا ہے۔

وبائی امراض سے حفاظت

مورخہ ۹- ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا۔ سلام علیکم طبتم۔ پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔

یا حفیظ۔ یا عزیز۔ یا رفیق

اللہ تعالیٰ کے اسم رفیق کے استعمال کا یہ جدید اسلوب ہے۔

عیسائیوں کی نجات نامکمن ہے

سوال فروری

باقی ماندہ نمبر ۳۲-

افسوس اگر یہی ایمانی قوت سے بدون دوا کے صرف بذریعہ دعا دس بیس بیمار ہند و پنجاب میں شفایاب ہو جاتے تو آج تک تمام ولیس عیسائی ہو گیا ہوتا۔ مگر سچ یہ ہے کہ سچا ایمان اس کی تعریف حضرت یعقوب حواری فرماتے ہیں وہ عیسائیوں میں مطلق نہیں اور نہ ایمانی طاقت سے دو چار بیماروں کو اچھا کرنا کیا بات ہے۔ دوسری علامت ایمان کی دعا سے گناہوں کا معاف ہو جانا۔ میں سچ کہتا ہوں یہ علامت یعنی دعا سے گناہوں کا معاف ہو جانا بموجب اعتقاد حضرات عیسائیوں کے خود ان کے فرضی خدا یسوع کو بھی نصیب نہ تھی۔ اگر یہ طاقت یعنے دعا سے گناہ معاف ہونے کی یسوع میں ہوتی تو اوس کو عیسائیوں کے گناہ کی خاطر صلیب پر جان دینے کی کیا حاجت تھی صرف دعا ہی سے کام چلا لیتے۔ ظاہر ہے کہ جو کام زبان سے ہو سکے اس کی خاطر جان ہلاکت میں ڈالنا سراسر بے عقلی ہے۔ الغرض وہ سچا ایمان جس کی علامات اناجیل میں لکھی ہیں مع علامات وہ ایمان عیسائیوں میں پایا نہیں جاتا اس لئے ناقص ایمان مردہ کا حکم رکھتا ہے مردہ ایمان نجات کا ذریعہ نہیں ہو سکتا زندہ ایمان بدون اعمال صالحہ کے ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ایمان اور اعمال کی مثال باغ اور پانی کی ہے۔ بدون پانی کے باغ کا سر سبز ہونا غیر ممکن ہے۔ اسی طرح زندہ ایمان بدون اعمال حسنہ غیر ممکن ہے۔ عیسائیوں نے پولوس کے دم میں آکر اعمال سے روگردانی کی بدون اعمال کے ایمان مر گیا۔ جیسے سوکھے درخت کو پھل پھول نہیں لگتے ویسے مردہ ایمان میں علامات مندرجہ اناجیل کیونکر پائی جائیں۔

افسوس عیسائیوں نے اعمال صالح سے دست بردار ہو کر زندہ ایمان بھی کھو دیا۔ اب مردے ایمان پر نجات کی امید چہ خوش۔ عیسائیوں کا مردہ ایمان پر نجات حاصل کرنے کا خیال خام ایسا ہی ہے جیسے کوئی نادان اس کا خشک درخت سے پھلوں کا امیدوار ہو؟ عیسائیو! حضرت یعقوب حواری کی نافرمانی اور پولوس کی تعلیم خلاف انبیاء کرام نے تمہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اب بھی آنکھیں کھولو اعمال حسنہ بموجب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجا لاؤ اور نجات دائمی کے وارث ہو ورنہ بدون فرمانبرداری آخری پیغمبر کے جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔ جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

عیسائیوں کا سچا خیر خواہ شیخ السدین حافظ انجمن (حمایت اسلام لاہور)

ایک عیسائی کے چند سوالوں کا جواب

گذشتہ اشاعت سے آگے

پھر مصلوب ہونے کے بعد یہودیوں نے سچے دل سے کہا کہ اگر وہ اب صلیب پر سے زندہ ہو کر اوتر آوے تو ہم سب کے سب اوس پر ایمان لائیں گے مگر وہ اتر بھی نہ سکا پس ان تمام واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ جہاں تک انجیلوں میں الہامی فقرات ہیں۔ وہ مسیح کو صاحب معجزات ہونے سے صاف جواب دے رہے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسا فقرہ ہے بھی کہ جس میں مسیح کے صاحب معجزات ہونے کے بارے میں کچھ خیال کر سکیں تو حقیقت میں وہ فقرہ ذوالوجوہ ہے جس کے اور اور معنے بھی ہو سکتے ہیں اور کچھ ضروری نہیں معلوم ہوتا کہ اوس کو ظاہر پر ہی محمول کیا جائے یا خواہ نخواہ مسیح تاکہ اُن معجزات کا ہی مصداق ٹھہرایا جائے جن کا انجیل نویسوں نے اپنی طرف ذکر کیا ہے۔ اور کوئی فقرہ خاص حضرت مسیح کی زبان سے نکلا ہوا ایسا نہیں کہ جو وقوع اور ثبوت معجزات پر صاف طور پر دلالت کرتا ہو بلکہ مسیح کے خاص اور پرزور کلمات کی اسی امر پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اُن سے ایک بھی معجزہ ظہور میں نہیں آیا*۔ تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں ان باتوں پر اعتماد و اعتبار نہیں کرتے جو مسیح کا خاص بیان اور الہامی کہلاتی ہیں اور خاص مسیح کے مونہہ سے نکلی ہیں اور ایسی باتوں پر کیوں اعتماد کیا جاتا ہے اور کیوں اون کے قدر سے زیادہ اون پر زور دیا جاتا ہے جو عیسائیوں کے اپنے اقرار کے موافق الہامی نہیں ہیں بلکہ تاریخی طور پر انجیلوں میں داخل ہیں اور الہام کے سلسلہ سے بکلی خارج ہیں اور الہامی عبارات سے بکلی اُن کا تناقض پایا جاتا ہے پس جب الہامی اور غیر الہامی عبارات میں تناقض ہو تو اُس کے دور کرنے کے لئے بجز اوس کے اور کیا تدبیر ہے کہ جو عبارتیں الہامی نہیں ہیں وہ ناقابل اعتبار سمجھی جائیں اور صرف انجیل نویسوں کے مبالغات یقین نہ کئے جائیں چنانچہ بجا اون کا مبالغہ کرنا ظاہر بھی ہے جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی آخری آیت جس پر وہ مقدس انجیل ختم کی گئی ہے۔ یہ ہے۔ پر اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اور اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ کتابیں جو لکھی جائیں دنیا میں سما نہ سکتیں۔ دیکھو کس قدر مبالغہ ہے زمین آسمان کے عجائبات تو دنیا میں سما گئے مگر مسیح کی تین یا اڑہائی برس کی سوانح دُنیا میں سما نہیں سکتے ایسے مبالغہ کرنے والے لوگوں کی روایت پر کیوں کر اعتبار کر لیا جاوے۔

* قرآن شریف میں فقط اس مسیح کے معجزات کی تصدیق ہے جس نے کبھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ مسیح کئی ہوئے ہیں اور ہونگے اور پھر قرآنی تصدیق ذوالوجوہ ہے جو انجیل نویسوں کے بیان کی ہرگز مصداق نہیں منہ ۱۲

ہندوؤں نے بھی اپنے اوتاروں کی نسبت ایسی ہی کتابیں تالیف کی تھیں اور اسی طرح خوب جوڑ جوڑ سے لاکر جھوٹ کا پُل باندھا تھا سو اس قوم پر بھی اس افترا کا نہایت قوی اثر پڑا اور اس کثرت سے ملک کے اس سرے تک رام رام اور کرشن کرشن دلوں پر رچ گیا بات یہ ہے کہ مرتب کردہ کتابیں جن میں بہت سا افترا بھرا ہوا ہو اُن قبروں کی طرح ہوتے ہیں جو باہر سے خوب سفید کی جائیں اور چمکائی جائیں پر اندر کچھ نہو اندر کا حال ان بیخبر لوگوں کو کیا معلوم ہو سکتا ہے جو صد ہا برسوں کے بعد پیدا ہوئے اور نئی بنائی کتابیں اور بے لوث ظاہر کر کے اون کو دی گئیں کہ گویا وہ اسی صورت اور وضع کے ساتھ آسمان سے اوتری ہیں سو وہ کیا جانتے ہیں کہ در اصل یہ مجموعہ کس طرح طیار کیا گیا۔ دنیا میں ایسی تیز نگاہیں جو پردوں کو چیرتی ہوئی اندر گھس جائیں اور اصل حقیقت پر اطلاع پالیں اور چور کو پکڑ لیں بہت کم ہیں اور افترا کے جادو سے متاثر ہونیوالی روحیں اسقدر ہیں جنکا اندازہ کرنا مشکل ہے اسی وجہ سے ایک عالم تباہ ہو گیا اور ہوتا جاتا ہے نادانوں نے ثبوت یا عدم ثبوت کے ضروری مسئلہ پر کچھ بھی غور نہیں کی اور انسانی منصوبوں اور بندشوں کا جو ایک مستمرہ طریقہ اور پہلی امر ہے جو نوع انسان میں قدیم سے چلا آتا ہے اُس سے چوکس رہنا نہیں چاہا اور یونہی شیطانی دام کو اپنے پیر لیا۔ مکار روحوں نے اوس شریر کیمیاگر کی طرح جو ایک سادہ لوح سے ہزار روپیہ ٹھگ کر دس بیس لاکھ کا سونا بنا دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ سچا اور پاک ایمان نادانوں کا کھو دیا اور ایک جھوٹی راستبازی اور جھوٹی برکتوں کا وعدہ دیا جن کا خارج میں کچھ بھی وجود نہیں اور نہ کچھ ثبوت۔ آخر شرارتوں مکروں میں ہو نیا پرستوں ہیں نفس امارہ کی پیروی میں اپنے سے بدتر اون کو کر پایا آخر یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اعجازات اور پیشگوئیوں کے بارے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقوع میں آئیں قرآن شریف کے ایک ذرہ شہادت انجیلوں کے ایک تودہ عظیم سے جو مسیح کے اعجاز وغیرہ کے بارے میں ہو بڑا درجہ بڑھ کر ہے؟ اسی وجہ سے کہ خود باقرار تمام محقق پادریوں کے انجیلوں کا بیان خود حواریوں کا اپنا ہی کلام ہے اور پھر اپنا چشم دید بھی نہیں اور نہ کوئی سلسلہ راویوں کا پیش کیا ہے اور نہ پھر فاقی مشاہدہ کا دعوےٰ کیا لیکن قرآن شریف میں اعجازات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ خاص خدائے صادق و قدوس کی پاک شہادت ہے اگر وہ صرف ایک ہی آیت ہوتی تب بھی کافی ہوتی مگر الحمد للہ کہ ان شہادتوں سے سارا قرآن شریف بھرا ہوا ہے اب موازنہ کرنا چاہئے کہ کجا خدا تعالیٰ کی پاک شہادت جسمیں کذب ممکن نہیں اور کجا نادیدہ چیزوں اور مبالغہ آمیز شہادتیں سو نزدیک دانائے بیدار دل جو سیم بہتر ز صد تودہ گِل افترائی باتوں پر کیوں تعجب کرنا چاہئے ایسا بہت کچھ ہوا ہے اور ہوتا ہے۔ عیسائیوں کو آپ اقرار ہے کہ ہم میں سے بہت لوگ ابتدائی زمانوں میں اپنی طرف سے کتابیں بنا کر اور بہت کچھ کمالات اپنے بزرگوں کے اُن میں لکھکر پھر خدا تعالیٰ کی طرف اون کو منسوب کرتے رہے ہیں اور دعویٰ کر دیا جاتا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کتابیں ہیں۔ پس جبکہ قدیم عادت عیسائیوں اور یہودیوں کی یہی جعلسازی چلی آئی ہے تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ متے وغیرہ انجیلوں کو اس عادت سے کیوں باہر کیا جائے حالانکہ اوس ساہو کار کی طرح جسکا روزنامچہ اور بہی کھاتہ بوجہ صریح تناقض اور مشکوکیت کے پوشیدہ حال کو ظاہر کر رہا ہو ہر چہار انجیلوں سے وہ کارستانی ظاہر ہو رہی ہے جس کو اونہوں نے چھپانا چاہا تھا اسی وجہ سے یورپ اور امریکہ میں انجیل پڑھنے والوں کی طبیعتوں میں ایک طوفان شکوک پیدا ہو گیا اور جس ناقص اور مشتبہ اور مجسم خدا کی طرف انجیل رہنمائی کر رہی ہے اوس کے قبول کرنے سے وہ [illegible] چنانچہ میرے ایک دوست فاضل انگریز نے امریکہ سے بذریعہ اپنی کئی چٹھیوں کی مجھے خبر دی ہے کہ ان ملکوں میں دانشمندوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ عیسائی مذہب کو نقص سے خالی سمجھتا ہو اور اسلام کے قبول کرنے کے لئے مستعد نہ ہو اور گو عیسائیوں نے قرآن شریف کے ترجمے محرف اور بدنما کر کے یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں شائع کئے ہیں مگر اون کے اندر جو نور چھپا ہوا ہے وہ پاک نفوس دلوں پر اپنا کام کر رہا ہے۔ غرض امریکہ اور یورپ آجکل ایک جوش کی حالت میں ہے۔ اور انجیل کے عقیدوں نے جو برخلاف حقیقت ہیں بڑی گھبراہٹ میں انہیں ڈالدیا ہے یہاں تک کہ بعضوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ مسیح یا جیسے نام خارج میں کوئی شخص کبھی پیدا نہیں ہوا بلکہ اوس سے آفتاب مراد ہے اور ۱۲ حواریوں سے بارہ برج مراد ہیں اور پھر اس مذہب عیسائی کی حقیقت زیادہ تر اس بات سے کھلتی ہے کہ جن نشانیوں کو حضرت مسیح ایمانداروں کے لئے قرار دئے گئے تھے اون میں سے ایک بھی اون لوگوں میں نہیں پائی جاتی حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ اگر تم میری پیروی کرو گے تو ہر ایک طرح کی برکت

اور قبولیت میں میرا ہی روپ بن جاؤ گے اور جو بات اور قبولیت کے نشان تمکو دئے جائیں گے اور تمہارے مومن ہونے کی یہی علامت ہوگی کہ تم طرح طرح کے نشان دکھلا سکو گے اور جو چاہو گے تمہارے لئے وہی ہوگا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہیں ہوگی لیکن عیسائیوں کے ہاتھ میں ان برکتوں میں سے کچھ بھی نہیں وہ اس خدا سے ناآشنا محض ہیں جو اپنے مخصوص بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور انہیں آمنے سامنے شفقت اور رحمت کا جواب دیتا ہے اور عجیب عجیب کام اون کے لئے کر دکھاتا ہے لیکن سچے مسلمان جو ان راستبازوں کے قائمقام اور وارث ہیں جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں وہ اس خدا کو پہچانتے اور اوسکی رحمت کے نشانوں کو دیکھتے ہیں اور اپنے مخالفوں کے سامنے آفتاب کی طرح جو ظلمت کے مقابل ہو ما بہ الامتیاز رکھتے ہیں ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ اس دعوے کو بلا دلیل نہیں سمجھنا چاہئے۔ سچے اور جھوٹے مذہب میں ایک آسمان پر فرق ہے اور ایک زمین پر۔ زمین کے فرق سے مراد وہ فرق ہے جو انسان کی عقل اور انسان کا کانشنس اور قانون قدرت اس عالم کا اوس کی تشریح کرتا ہے۔ سو عیسائی مذہب اور اسلام کو جب اس محک کی رو سے جانچا جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسلام وہ فطرتی مذہب ہے جس کے اصولوں میں کوئی تصنع اور تکلف نہیں اور جس کے احکام کوئی مستحدث اور بناوٹی امر نہیں اور کوئی ایسی بات نہیں جو زبردستی منوانی پڑے۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے جابجا آپ فرمایا ہے قرآن شریف صحیفہ فطرت کے تمام علوم اور اس کی صداقتوں کو یاد دلاتا ہے اور اوس کے اسرار غامضہ کو کھولتا ہے اور کوئی نئے امور برخلاف اس کے پیش نہیں کرتا بلکہ درحقیقت اسی کے معارف دقیقہ ظاہر کرتا ہے برخلاف اس کے عیسائیوں کی تعلیم جسکا انجیل پر حوالہ دیا جاتا ہے ایک نیا خدا پیش کر رہی ہے جس کی خودکشی پر دنیا کی گناہ اور عذاب سے نجات موقوف اور اس کے دکھ اوٹھانے پر خلقت کا آرام موقوف اور اس کے بے عزت اور ذلیل ہونے پر خلقت کی عزت موقوف خیال کی گئی ہے پھر بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک ایسا عجیب خدا ہے کہ ایک حصہ اس کی عمر کا تو منزہ عن الجسم و عن عیوب الجسم میں گذرا ہے اور دوسرا حصہ عمر کا کسی نامعلوم بدبختی کی وجہ سے ہمیشہ کے تجسم اور تحیز کی قید میں اسیر ہوگیا اور گوشت پوست استخوان وغیرہ سب کے سب اوس کی ترکیب کے لئے لازمی ہوگئے اور اوس تجسم کی وجہ سے کہ اب ہمیشہ اوس کے ساتھ رہیگا انواع و اقسام کے اوس کو دکھ اٹھانے پڑے آخر دکھوں کے غلبہ سے مر گیا اور پھر زندہ ہوا اور اسی جسم نے پھر آکر اوس کو پکڑ لیا اور ابدی طور پر اُسکے گلے پڑ رہیگا۔ کبھی خلاصی نہیں ہوگی اب دیکھو کہ کیا کوئی فطرت صحیحہ اس اعتقاد کو قبول کر سکتی ہے؟ کیا کوئی پاک کانشنس اسکی شہادت دے سکتا ہے؟ کیا قانون قدرت کا ایک جزو بھی خدا کے عیب جیسے نقص و تغیر کے لئے یہ حوادث و آفات روا رکھ سکتا ہے کہ اوس کو ہمیشہ ہر ایک عالم کو پیدا کرنے اور پھر اوس کو نجات دینے کیلئے ایک مرتبہ مرنا درکار ہے اور بجز خودکشی اپنے کسی افاضہ خیر کے صفت کو ظاہر نہیں کر سکتا اور نہ کسی قسم کا اپنی مخلوقات کو دنیا یا آخرت میں آرام پہنچا سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کو اپنی رحمت بندوں پر نازل کرنیکے لئے خودکشی کی ضرورت ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمیشہ اوس کو حادثہ موت کا پیش آتا رہے اور پہلے بھی بیشمار موتوں کا مزہ چکھ چکا ہو اور نیز لازم آتا ہے کہ ہندوؤں کے پرمیشر کی طرح معطل الصفات ہو۔ اب تم ہی سوچو کہ کیا ایسا عاجز اور درماندہ خدا ہو سکتا ہے جو بغیر خودکشی کے اپنی مخلوقات کو کبھی اور کسی زمانہ میں کوئی بھلائی پہنچا نہیں سکتا۔ کیا یہ حالت ضعف اور ناتوانی کی خدائے قادر مطلق کے لائق ہے۔ پھر عیسائیوں کے خدا کی موت کا نتیجہ دیکھئے تو کچھ بھی نہیں۔ اون کے خدا کی جان گئی مگر شیطان کے وجود اور اس کے کارخانہ کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا وہی شیطان اور وہی اوس کے چیلے جو پہلے تھے اب بھی ہیں چوری ڈکیتی۔ قتل، دروغ گوئی شراب خواری قمار بازی۔ دنیا پرستی بے ایمانی کفر شرک دہریہ پن اور دوسرے صدہا طرح کے جرائم جو قبل از مصلوبیت مسیح تھے اب بھی اوسی زور شور میں ہیں بلکہ کچھ چڑھ بڑھ کر مثلاً دیکھئے کہ اس زمانہ میں کہ جب ابھی مسیحیوں کا خدا زندہ تھا عیسائیوں کی حالت اچھی تھی جبھی کہ اس خدا پر موت آئی جسکو کفارہ کہا جاتا ہے تبھی سے عجیب طور پر شیطان اس قوم پر سوار ہوگیا اور گناہ اور نافرمانی اور نفس پرستی کے ہزارہا دروازے کھل گئے چنانچہ عیسائی لوگ خود اس بات کے قائل ہیں۔

اور پادری فنڈر صاحب مصنف میزان الحق فرماتے ہیں کہ عیسائیوں کی کثرت گناہ اور ان کی اندرونی بدچلنی اور فسق و فجور کے پھیلنے کی وجہ سے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بغرض سزادہی اور تنبیہ عیسائیوں کے بھیجے گئے تھے۔ پس ان تقریروں سے ظاہر ہے کہ زیادہ تر گناہ اور معصیت کا طوفان مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد ہی عیسائیوں میں اوٹھا ہے اس سے ثابت ہے کہ مسیح کا مرنا اس غرض سے نہیں تھا کہ گناہ کی تیزی اس کی موت سے کچھ رو بکمی ہو جائیگی مثلاً اوس کے مرنے سے پہلے اگر لوگ بہت شراب پیتے تھے یا اگر کثرت زنا کرتے تھے یا اگر کچے دیندار تھے تو مسیح کے مرنے کے بعد یہ ہر قسم کے گناہ دور ہو جائیں گے کیونکہ یہ بات مستغنی عن الثبوت ہے کہ جسقدر اب شراب خوری و دنیا پرستی و زناکاری خاص کر یورپ کے ملکوں میں ترقی پر ہے۔ کوئی دانا ہرگز خیال نہیں کر سکتا کہ مسیح کی موت سے پہلے ہی طوفان فسق و فجور کا برپا ہو رہا تھا بلکہ اس کا ہزارم حصہ بھی ثابت نہیں ہو سکتا اور ساتھ اس پر غور کرنے کے بکمال صفائی کھل جاتا ہے کہ مسیح کو ہرگز منظور نہ تھا کہ یہودیوں کے ہاتھ میں پکڑا جائے اور مارا جائے اور صلیب پر کھینچا جائے کیونکہ اگر یہی منظور ہوتا تو ساری رات اس بلا کے ردّ کرنے کے لئے کیوں روتا رہتا اور رو رو کر کیوں یہ دعا کرتا کہ اے ابا! اے باپ! تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ بلکہ سچ یہی ہے کہ مسیح بغیر اپنی مرضی کے ناگہانی طور پر پکڑا گیا اور اوس نے مرتے وقت بھی رو رو کر یہی دعا کی کہ ایلی ایلی لما سبقتنی کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اس سے بوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ رہنا اور کچھ اور دن دنیا میں قیام کرنا چاہتا تھا اور اوس کی روح نہایت بے قراری سے تڑپ رہی تھی کہ کسی طرح اوسکی جان بچ جائے لیکن بلا مرضی اوس کے یہ معاملہ اوسکو پیش آگیا تھا اور نیز یہ بھی غور کرنے کی جگہ ہے کہ قوم کے لئے اس طریق پر مرنے سے جیسا کہ عیسائیوں نے تجویز کیا ہے مسیح کو کیا حاصل تھا اور قوم کو اس سے کیا فائدہ اگر وہ زندہ رہتا تو اپنی قوم میں بڑی بڑی اصلاحیں کرتا بڑے بڑے عیب اون سے دور کرکے دکھاتا مگر اوس کی موت نے کیا کرکے دکھایا بجز اس کے کہ اسکے بے وقت مرنے سے صدہا فتنے پیدا ہوئے اور ایسی خرابیاں ظہور میں آئیں جن کی وجہ سے ایک عالم ہلاک ہوگیا۔

یہ سچ ہے کہ جوانمرد لوگ قوم کی بھلائی کے لئے اپنی جان بھی فدا کر دیتے ہیں یا قوم کے بچاؤ کے لئے جان کو معرض ہلاکت میں ڈالتے ہیں مگر نہ ایسے لغو اور بیہودہ طور پر جو مسیح کی نسبت بیان کیا جاتا ہے بلکہ جو شخص دانشمندانہ طور سے قوم کے لئے جان دیتا ہے یا جان کو معرض ہلاکت میں ڈالتا ہے وہ تو معقول اور پسندیدہ اور کار آمد اور صریح مفید طریقوں میں سے کوئی سے ایسا اعلیٰ اور بدیہی النفع طریقہ فدا ہونے کا اختیار کرتا ہے جس طریقے کے استعمال سے گو اوس کو تکلیف پہنچ جائے یا جان ہی جائے مگر اسکی قوم بعض بلاؤں سے واقعی طور پر بچ جائے یہ تو نہیں کہ پھانسی لے کر یا زہر کھا کر یا کسی کوئیں میں گر کے خودکشی کا مرتکب ہو اور پھر یہ خیال کرے کہ میری خودکشی قوم کے لئے بہبودی کا موجب ہوگی ایسی حرکت تو دیوانوں کا کام ہے نہ عقلمندوں و دینداروں کا بلکہ یہ موت موت حرام ہے اور بجز سخت جاہل اور سادہ لوح کے کوئی اس کا ارادہ نہیں کرتا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کامل اور اولوالعزم آدمی کا مرنا بجز اس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - براہ مہربانی اس تحریر کو اخبار میں طبع کرکے ممنون فرماویں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ تجویز بذریعہ اخبار اشاعت پذیر ہو اور دیگر اضلاع کے احباب کو اس پر غور اور عمل درآمد کا موقعہ ملے۔

یہ تجویز ان اصحاب کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے جو حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں اور جن کی حیثیت زمیندار ہے - یعنی جو اپنی آمدنیوں کا ذریعہ صرف زراعت کاری پر رکھتے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے انکو اپنے پاک مسیح موعود کی شناخت عطا فرمائی ہے اور اونہوں نے اپنی سچی عقیدت اور اخلاص مندی سے خدا کے پاک مسیح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اس پاک سلسلہ کی خدمت بجالانیکا عہد کیا ہے - اور اون الفاظ میں جو اس پاک سلسلہ کے اصحاب کے جلسہ میں خدا کے مسیح کے روبرو اونہوں نے اقرار ادا کئے ہیں - یہ اقرار بھی موجود ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا" اب ان الفاظ کی صداقت کا وقت آگیا ہے اور حضور امام پاک علیہ السلام نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو ایک ارشاد فرمایا ہے - جو قادیان سے طبع ہوکر کثرت سے شائع ہوا ہے - جسکا عنوان ہے

حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد

میں جس امر کی طرف اپنی زمیندار برادران کی توجہ مصروف کرنا چاہتا ہوں - اوس کی تحریک در اصل حضور امام پاک علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے جس کی ایک کاپی میں اس تحریک کے ذریعے بغرض ملاحظہ ساتھ ارسال کرتا ہوں مجھے اس ضرورت کے متعلق اب زیادہ الفاظ اس تحریر میں بغرض تحریص و ترغیب برادران لکھنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ اس ضرورت کو اس پاک اور واجب التعمیل ارشاد نے خوب واضح کردیا ہے - میرا کام صرف یہ ہے کہ میں اس ارشاد کے عملی اجرا کے لئے ایک تجویز بخدمت برادران پیش کروں اور ان کو وہ راہ بتاؤں جس سے ایک کافی سرمایہ اونکی طرف سے بہ تعمیل ارشاد عالیہ بہم پہنچ جائے۔

برادران اللہ تعالیٰ آپ کی محنتوں کو کامیاب کرے اور آپکی پیداوار کے نتائج آپ کے لئے ہر طرح کی خیر و برکت کا موجب ہوں - میں آپ کے حاصلات اراضی سے جنکو خدا تعالیٰ نے آپ کیلئے اپنی راہ میں لگانے کا موقعہ دے رکھا ہے - ایک حصہ نکالنا چاہتا ہوں برادران ہم زراعت پیشہ جماعت کی یہ ایک فطری خصلت اور عادت ہے کہ اپنے محاصلات میں سے فصل کی پختگی پر خدا کی راہ میں مساکین کی حاجت روائی کرتے ہیں - ہماری خرمن جو محض خدا کے فضل کے سایہ میں پرورش پائے ہوئے ہوتے ہیں - ہمارے بتوں پر مانگنے والوں کے دامنوں کو خالی نہیں جانے دیتے اور ان خرمنوں میں سے اسوقت خدا کی راہ میں کسی قدر حصہ نکالدینا کچھ گراں نہیں گذرتا - پس میں یہ چاہتا ہوں کہ ہر ایک فصل کے وقت جب خدا کی زمین اپنی پیداوار سے ہمارے گھروں کو بھرے - ہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے ایک حصہ پیداوار کا وقف کریں - ہماری یہ امداد ان امدادوں کے علاوہ ہو - جو پہلے دائمی طور پر ہم نے اپنے ذمہ کر رکھی ہیں - ہر ایک صاحب قدرت بھائی جو دوسرے بھائیوں پر مالکانہ تصرف رکھتا ہو - وہ اپنی ذمہ واری سے اس امدادی حصہ کا جمع کرلینا اپنے اوپر فرض سمجھے - اور پھر جو حصہ جنس کی طور پر حاصل ہوا وسکو فروخت کرکے فوراً اس امدادی فنڈ میں جمع کرادیا جاوے - بالفعل یہ تجویز ہمارے اون برادران کے متعلق جو ضلع سیالکوٹ کے کسی حصہ کے رہنے والے ہوں خواہ اون کا کار زراعت اس ضلع میں جاری ہو - یا علاقہ بار وغیرہ میں چونکہ اس رقم کے جمع ہونے کے لئے ایک صدر مقام ضرور ہونا چاہئے - اس لئے وہ صدر مقام بلحاظ کامل اطمینان سیالکوٹ ہوگا جو بلحاظ ترتیب طبعی اس ضلع کا صدر مقام ہے - سیالکوٹ کی جماعت چونکہ ایسے کاموں کے حصہ لینے میں زیادہ مستعد ہے یہ رقم بھی اس جماعت کی وساطت سے دارالامان میں پہنچنی چاہئے - اب فصل خریف ۱۹۰۳ء چونکہ عنقریب پختہ ہونے پر ہے اس لئے ہم سب بھائی اس تجویز کا عمل در آمد اس فصل سے شروع کریں اور ہر ایک جگہ کی ایک مقامی فہرست اس امدادی فنڈ کے جو خریف ۱۹۰۳ء کے محاصل کا حصہ ہو خاکسار کے نام پہنچ جانے چاہئے - ان فہرستوں کو ایک مستقل رجسٹر میں باترتیب درج کرلیا جائیگا اور پھر آئندہ ہمیشہ خدا کے فضل سے اس امدادی فنڈ کا سلسلہ برابر جاری رہے گا - ہر ایک سال میں دو موقع پر اس فنڈ کے وصول کرنے کا کام ہوگا - یعنے فصل ربیع اور فصل خریف - اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب قدرت اور صاحب رسوخ بھائی اس تکلیف چند روزہ کو اپنے ذمہ لے کر اس امدادی فنڈ کو جمع کریگا - خاکسار یہ رقم جمع ہو جانے پر معہ فہرست ہائے متعلقہ کے صدر مقام پر بھیجدیگا اور وہاں سے بعد اندراج رجسٹر دارالامان میں روپیہ ارسال ہوگا - یہ تجویز بالفعل بغرض اجرا پیش کی جاتی ہے جو صاحب اسمیں کوئی ترمیم مفید کرنا چاہیں اون کو اختیار ہے - اور وہ جلدی اس سے مطلع فرماویں تاکہ قابل عملدرآمد ہو کر اس کو جلد جاری کیا جائے - ایک نقل اس کی بغرض اشاعت و اطلاع دیگر برادران سلسلہ اخبار الحکم اور البدر میں بھی طبع ہونے کو ارسال کرائی گئی ہے۔

نوٹ

میرے باہمت بھائی چوہدری محمد سرفراز خان صاحب کی یہ تجویز بہت مفید اور قابل توجہ دیگر چودہریان و برادران کے ہے - اور ایک خاص مشورہ سے بعد اسکو معزز بھائیوں کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے - اللہ تعالیٰ توفیق رفیق کرے اور جلدی ایک کافی امداد اس فنڈ میں بہ تعمیل ارشاد عالیہ مسیح موعود بھیجی جائے۔

۲۵ / ۹ / ۰۳ خاکسار حامد شاہ سیالکوٹ

جلسۃ الوداع کی تقریب پر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم کا وعظ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ایسی زندگی اور حالات رکھنے والا ابن آدم جسے ناتمام علم - ناقص قدرت اور حوائج کے اسیر کو خدا یا ابن خدا کیسے تسلیم کر سکتے ہیں اور اوس کو مان کر روح میں وہ علو ہمتی اور کامل امید جو حقیقی خدا پر ایمان لانے سے پیدا ہوتی ہے کیونکر پیدا ہو سکتی ہے - اسے کیونکر قادر مطلق سمجھ کر دعاؤں کے لئے تڑپ اور جوش پیدا ہو جوش تو تب ہو جب اوس کی عظیم در عظیم قوتوں اور طاقتوں کا یقین اور تصور ہو لیکن جب ایک محدود القویٰ ہستی سامنے ہو تو اس سے توقع ہی کیا ہوگی میری روح لذت اور بصیرت کے ساتھ اس امر کو دیکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس پوزیشن پر اپنے آپ کو رکھا ہے اور قرآن کریم نے اوسکو بیان کیا ہے - یہی زیبا اور سزاوار ہے جو الغیب کرکے اوسکو پکارا گیا ہے - مجھے یہودیوں کی حالت پر سخت افسوس اور پھر عبرت ہوتی ہے کہ اونہوں نے کیسا نا معقول فقرہ منہ سے نکالا ارنا اللہ جہرۃ - احمقو! سوچو! یہ کیسا سوال ہے اس سے روح میں کوئی قوت اور علو ہمتی پیدا ہوتی ہے یا پستی اور سستی کی طرف میلان ہوتا ہے - میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں اور انسانی فطرت اس امر کی بین دلیل ہے اور یہ خیال الہام کی طرح میرے دل میں پیدا ہوا ہے کہ یؤمنون بالغیب ایک ایسا عجیب اور لذیذ فکر ہے - جس کے اندر ایک قدر قادر

بھرا ہوا ہے جسکی قدرت اور قوت کو وہ خلاقی اور رزاقی میں ہر آن کھینچ رہا ہے۔ الغرض ایمان بالغیب میں عظیم الشان طاقت ہے جو انسان کو ہر ایک قسم کی ترقی کے لئے کشاں کشاں لے جاتی ہے۔ اسی طرح کہا کہ متقی وہ ہیں جو نمازیں پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں قرآن کریم اور جزا و سزا وغیرہ امور کو مانتے ہیں ایمان کے جسقدر پہلو ہیں یہ اپنی جگہ مشکلات سے محفوف ہیں اپنے مال سے انفاق کرنا بھی ایک سخت منزل ہے۔ تعبیر کی کتابوں میں لکھا ہے کہ [illegible] کو کمال سے تعبیر کیا گیا ہے۔ زر طلبی سخن درین است۔ ایک عام مقولہ ہے۔ ایسا ہی صداقت کے منزل پر ایمان لانا بڑی مشکل ہے ایسا ہی واقعات مابعد الموت پر ایمان لانا مشکل ہے غرض ایمان کے جسقدر پہلو آپ دیکھیں گے اور جسقدر شعبے اور شاخیں اس کی دیکھیں گے انمیں ایمان بالغیب کا رنگ ضرور موجود ہو گا جب انسان نیچرل فلاسفی پر غور کرتا ہے تو بے اختیار ہو کر اسے قرآن کریم اور اس کے لانیوالے پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے جس نے ایسا عظیم الشان فلسفہ بیان کیا ہے۔ میں سچائی سے کہتا ہوں ہاں دعویٰ سے کہتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی مذہبی کتاب رکھنے والا انسان اپنی کتاب میں یہ فقرہ دکھلاوے۔ کیا وید میں ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا انجیل میں ہے؟ قطعاً نہیں۔ یہ فقرہ تمام بلند پروازیوں کی جڑ ہے۔ میں نے اس رکوع کو خاص غرض سے اختیار کیا ہے کیونکہ یہ میری روح کا جو اپنے محبوب و مولا مسیح کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اپنی لسانی اور زبان درازی کی تعریف سنکر میں خوش نہیں ہوتا جب تک کہ حضرت مسیح موعود کی شان کی تعریف نہ ہو۔ میرا مطلب اسوقت یہ نہیں ہے کہ ایمان بالغیب کے فوائد بتلاؤں بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کونسی راہ اور طریق اختیار کریں جس سے یہ نعمت ایمان بالغیب جو ساری نیکیوں کی کلید ہے حاصل ہو جاوے کیونکہ یہ ایک اور صرف ایک ہی راہ ہے جس سے انسان روحانی کمالات حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بات بھی بھولنے کے قابل نہیں کہ جب خدا تعالیٰ اس حیثیت کا ہے کہ موسیٰ جیسے عظیم الشان انسان کو رب ارنی کے جواب میں لن ترانی کہا گیا۔ اور پھر موسیٰ صاعقہ کا نظارہ دکھایا گیا۔ اور دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ انسان جب تک رویت نہیں کر لیتا اسے مزا نہیں آتا۔ ابراہیم نے بھی رویت کا سوال کیا۔ اس سے یہ فلسفہ سمجھ میں آتا ہے کہ طمانیت قلب رویت پر موقوف ہے اور ادھر ایمان بالغیب ساری ترقیوں کی کلید ہے پھر انمیں باہم توافق کیسے ہو۔ بات یہ ہے کہ ایمان بالغیب ہی ایک ایسی چیز ہے جو رویت باللقا کے درجہ پر انسان کو پہنچا دیتا ہے۔ غرض میں کہتا ہوں کہ تمام احکام پر ایمان لانا ایمان بالغیب پر موقوف ہے۔ تو اب اقامت الصلوٰۃ اور انفاق کے نتائج کیا ہوں گے۔ آج مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سنت انبیاء کے موافق جیبوں کو خالی کر دیا ہے۔ تو قابل غور یہ امر ہے کہ وہ کونسی بات ہے جو یہ تسلی اور اطمینان بخشتی ہے کہ ہمارا یہ زر و مال بنک آسمانی میں محفوظ رہیگا؟ اس بات کا مان لینا کہ قیامت کو ہر بات جو آج کیفیت کے رنگ میں ہم مانتے ہیں کمیت کا لباس پہن لیگی کہنا آسان ہے لیکن واقعی اس پر یقین کر لینا کوئی چھوٹی سی بات نہیں۔ بلکہ بہت ہی مشکل ہے۔

ہر فعل کے نتیجے کو واقعی یقین کرنا اور اس کو مشہود اور محسوس امر کی طرح تسلیم کر لینا کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے اور جب تک یہ نہ ہو یہ حوصلہ اور ہمت پیدا نہیں ہو سکتی کہ انسان مال جیسی عزیز شے کو قربان کرنے کے لئے طیار ہو جاوے۔ انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ جو علت معلول کے سلسلہ پر جب تک نظر نہیں کر لیتا اسوقت تک وہ کسی فعل کے لئے جرأت نہیں کرتا ہے۔ اب اس سلسلہ میں علت معلول کا پتہ لگانا بہت ہی مشکل ہے کیونکر معلوم ہو کہ اقامت الصلوٰۃ اس دوسرے عالم کی برکات اور خوبیوں کا ایک سبب ہوگی۔ اس قفل کی چابی غور کرنے سے ایمان بالغیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ چابی بجائے خود ایک قفل ہے۔ میں نے عرصہ دراز تک ان اسرار پر غور کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری طبیعت کو ذوق پسند بنایا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے پاک الفاظ کے فلسفہ پر اور ان کی ترکیب اور اسلوب کی حقیقت اور ماہیت پر غور کرنیکا اول ولع رکھتا ہوں۔ اسی لئے میں سوچتا رہا ہوں کہ وہ کیا صورت اور طریق ہو سکتا ہے جس سے یہ راز کھل سکے میں بڑی لذت اور خدا تعالیٰ کے شکر سے پر سینہ کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک ایسی راہ رکھی ہے اور وہ کلید اسکے لئے ٹھیرائی ہے جو غیر مرئی چیزوں کو محسوس مدرک بنا کر دکھلا دیتی ہے۔ اور وہ ہے سلسلہ نبوت۔ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ یہ علم یہ قدرت یہ ترہیب کا نمونہ ایک عظیم الشان انسان کی صورت میں نظر آتا ہے جو بظاہر ایک بیکس اور بے بس ناتوان اور ضعف کی تصویر ہوتا ہے اور اسکی بیکسی اور بے بسی اور بے سامانی مادہ پرست قوموں اور دنیا کے مدبروں کو اس کی پوری ناکامی اور ہلاکت کا فتویٰ دینے کیلئے مجبور کرتی ہے اس حالت میں کہ ہر شخص اسکو [illegible] سمجھتا ہو اور طرح طرح کے دام اور پھندے اسکے لئے بچھائے گئے ہوں اور ہر شخص اپنی جگہ سمجھتا ہو کہ فتویٰ دیتا ہو کہ اسے اب لیا۔ وہ بے کس و بے بس ہستی اپنی کامیابی کا اظہار کرتی ہے اور مادی عقل کے پرستاروں کے فتویٰ اور رائے کے خلاف [illegible] کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہ کیوں؟ قادر مطلق خدا اسکے ساتھ ہوتا ہے۔ اسمیں اور اس کے غیروں میں یہی ایک امتیاز ہوتا ہے کہ وہ خدا شناس ہوتا ہے اور خود فراموش لیکن اس کے خلاف خود شناس اور خدا فراموش وہ خدا پر ایمان نہیں لاتے۔ اور اس پر ایمان لانے کے لئے حتی نری اللہ جہرۃ کہہ اٹھتے ہیں مگر یہ یومنون بالغیب کا سچا اور حقیقی مصداق اور عامل ہوتا ہے۔ پس اس حیثیت اور نوعیت سے اسکا وجود خدا نما آئینہ اور اس کی مجلس

خدا نما مجلس

ہوتی ہے۔ اس کی صحبت ان تمام امور کو جو کیفیات کے رنگ میں ہوتے ہیں مادی رنگ میں دکھلا دیتی ہے۔ میرے دوستو! یہ بات نری لاف زنی اور وقتی کہانی نہیں ہے یہ ایک فیکٹ (امر واقعی) ہے ہاں یہ ایک صداقت ہے جس کا ثبوت آج بھی خدا کے فضل سے موجود ہے۔ یہی غرض تھی یہی میرا منشاء تھا جو میں نے اس آیت کو اختیار کیا۔

میں نے شروع میں کہا ہے کہ تمام ترقیوں کی جڑ تمام بلند پروازیوں کی نردبان ایمان بالغیب ہے اور ایمان بالغیب کے نتائج بجائے خود ایک گورکھ دھندا نظر آتے ہیں کہ جنکے ماننے کے لئے انسان کی اسباب پسند فطرت جلد طیار نہیں ہو سکتی اس لئے اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو رکھا ہے۔

ضرورت نبوت پر میری معرفت کے دقائق سے مزا لینے والی فطرت نے عجیب عجیب دلائل سوچے ہوئے ہیں مگر میں اسوقت صرف اسی ایک کو بیان کرنا چاہتا تھا جس کا زندہ ثبوت میرے سید و مولا محبوب و آقا حضرت خلیفۃ اللہ مرزا غلام احمد ایدہ اللہ بنصرہ ہیں۔ اسوقت جو حالت اسلام کی ہو رہی ہے اور جس طرح مختلف مذاہب اسلام پر حملہ کر رہے ہیں وہ ایسی نہیں کہ کسی سے مخفی ہو ہر ایک اپنی اپنی جگہ اسلام کو پست کر چکا ہے اور سب نے یہ خیال کر لیا ہے کہ وہ اسلام پر غالب آگئے ہیں اور حقیقت میں ظاہری اسباب کچھ اسی قسم کے نظر آتے ہیں کہ مادی عقل والے یہی فتویٰ دے رہے ہیں اسی حالت میں خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسلام کو ملل باطلہ پر اسی طرح غالب کریگا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لیظہرہ علی الدین کلہ فرمایا تھا اسکے مقابلہ پر ساری قومیں آگئی ہیں مسلمان کہلانیوالے الگ آریہ الگ۔ عیسائی الگ۔ برہمو جدا غرض ہر مذہب اور ملت کے لوگ اس کے سلسلے کی تکذیب اور مخالفت کے لئے کمر باندھ کر اٹھے ہیں اور اپنی جگہ سمجھتے ہیں کہ ہم اسکو مٹا ڈالیں گے مگر وہ ایسی حالت میں کہ دنیا کے فرزند اور مادی عقل کے پرستار اسکی تباہی کی پیشگوئیاں کرتے تھے ہر میدان اور ہر مقابلہ میں کامیاب ہوا ہے حال میں ایک یا دو مرتبہ ان مخالفوں کو اپنی منحوس پیشگوئیاں کرنے کی جرأت ہوئی ہے

میری معذرت

جولائی کے آخر سے الحکم کی اشاعت میں کچھ ایسی غیر معمولی تعویق ہوئی ہے کہ اب تک اس کی اصلاح نہیں ہوئی۔ اور نہ اس کے لئے مجھے وقت اور فرصت مل سکی جن واقعات اور اسباب کی بناء پر یہ نقص پیدا ہوا تھا۔ وہ اسوقت تک بدستور موجود بلکہ ان میں کسیقدر اضافہ ہوا ہے ایسی حالت میں اسکی موجودہ اشاعت بھی غنیمت سمجھی جانے کے قابل ہے۔ اور قوم نے بھی بہت بڑی حد تک چشم پوشی بھی کی ہے اور وہ میری معروفیتوں کو معلوم کر چکی ہے۔ لیکن پھر بھی میرا فرض ہے کہ میں ان واقعات سے اطلاع دیدوں اور اس کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ الحکم کے معزز سر پرست اور الحکم کے سچے قدر دان یوں تو بجائے خود حضرت مسیح موعود میں ہو کر سب کے سب ایک حصہ کثیر اپنے آپ کو ایک قوم سمجھتا ہے مگر الحکم کے تعلق کی وجہ سے وہ مجھے خریداروں کے ساتھ شامل کر کے کل خریداروں کا ایک کنبہ سمجھتے ہیں اور اس لئے ایک دوسرے کے رنج و راحت کو پورے طور پر محسوس کرتے ہیں۔ فی الحقیقت الحکم کے خریدار [illegible] نائیدہ آدمیوں کا کنبہ ایک قابل قدر کنبہ ہے غرض اس قسم کے شدید تعلقات کی بناء پر مجھے اس اطلاع کی ضرورت ہوئی ہے۔ مقدمہ کی معروفیت کے علاوہ ۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۳ء کو بارش کی کثرت اور سیلاب کی طغیانی کی وجہ سے دفتر الحکم کا ایک بڑا حصہ جو در اصل میرے اور میرے بال بچوں کے رہنے کا مکان تھا گر گیا جس کی وجہ سے معقول نقصان ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کسی جان کو نقصان نہیں پہنچا۔ میں اس ابتلا کو لنبلونکم بشیء من داخل سمجھ کر خدا تعالیٰ کے کسی فضل عظیم کا پیش خیمہ سمجھتا ہوں اس واقعہ کی اطلاع میں نے اپنے چند مخلص احباب کو دی تھی جنہوں نے ہمدردی سے بھرے ہوئے خطوط روانہ کئے اور چودھری رستم علی صاحب نے انبالہ سے اور میر مردان علی صاحب نے حیدر آباد دکن سے مجھے اس کی اصلاح اور تعمیر کے قابل بنانے کے لئے مالی مدد بھی دی ہے جس کے لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکو جزاء خیر دے۔ غرض اس واقعہ کی وجہ سے اور میرے بعض بچوں کی بیماری اس توقف کا باعث ہو گئی ہے اور اب لیکر ۲۴۔ ستمبر تک کا الحکم شائع نہیں ہو سکا مگر میں وعدہ کرتا ہوں کہ انشاءاللہ ہر ایک نمبر یا تو علیحدہ چھاپ کر بھیجونگا یا موجودہ صورت میں اسکی پوری کر دی جاوے گی۔ اسلئے محض عام اطلاع کے لئے یہ لکھا گیا ہے کہ ان نمبروں کے لئے مزید یاددہانی کی ضرورت نہیں رہیگی انشاءاللہ العزیز

ہمارے مقدمات

مقدمات کے متعلق ۲۳ و ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء کی تاریخیں مقرر تھیں۔ ۲۳ ستمبر کو مولوی کرم الدین کا استغاثہ جو حکیم فضل الدین صاحب کے خلاف ہے پیش ہوا۔ حکیم فضل الدین صاحب نے ایک درخواست اپنے وکلاء کی معرفت پیش کی کہ یہ مقدمہ بموجب کسی مقدمہ زیر دفعہ ۲۰۹ فیصلہ ہونے تک ملتوی رہے کیونکہ اس مقدمہ کا انحصار ایک پہلو سے انہیں واقعات اور دستاویزوں پر ہے وکلاء کی بحث کے بعد مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۶۔ اکتوبر [illegible] مذکور نا منظور کر کے مقرر کر دی ۲۹۔ ستمبر کو ایڈیٹر الحکم کا مقدمہ بنام مولوی کرم الدین ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا۔ ملزم نے شہادت کے موجود ہونے پر استغاثہ پر بیجا جرح کرنی چاہی۔ شہادت استغاثہ چونکہ اس تاریخ پر طلب نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو اس مقدمہ کی سماعت کیلئے مقرر ہوئی۔

مقدمہ زیر دفعہ ۲۰۹ جس میں مولوی کرم الدین کی شہادت صفائی گذر رہی ہے۔ اسکے لئے ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہے۔ ۱۷۔ اکتوبر کیلئے مولوی کرم الدین کو کہا گیا کہ وہ اپنی شہادت استغاثہ بھی طلب کرائے۔

۳۰ ستمبر کو مقدمہ سرقہ کے متعلق وکلاء فریقین کی تقریریں ہونے والی تھیں مگر ملزم کی درخواست پر وہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء پر ملتوی ہو گیا۔ اس سے زیادہ مقدمات کے متعلق کوئی اور خبر نہیں ہے۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کئے ہوئے کام میں روز و شب مصروف۔

۲۔ حضرت حکیم الامت اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب بھی بخیریت ہیں مولانا مولوی نورالدین صاحب دیر سال جدید آریہ کے رسالہ ترک اسلام پر کچھ لکھ رہے ہیں بہت وعدہ کے بعد......

......حضرت حکیم الامت کا قلم آریہ سماج کے متعلق اٹھا ہے اور امید ہے کہ یہ رسالہ آریہ سماج کے ان اعتراضوں کی پوری حقیقت کھول دیگا جو وہ اسلام پر کرتے ہیں یہ رسالہ بہت کثرت کے ساتھ شائع ہونا ضروری ہے ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء تیار ہوئے جنکو احمدی ہوئے گو ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے (خدا کرے کہ جلد کامل ہو آمین) اس پیش قیمت رسالہ کی ایک ہزار جلد اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر نہایت خوشخط اور عمدہ طبع کرا کر مفت تقسیم کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

حضرت حکیم الامت چاہتے ہیں کہ چار ہزار تقسیم ہو حقیقت میں یہ رسالہ چار ہزار کیا چالیس ہزار بھی تقسیم ہو تو کم ہے۔ لیکن کم از کم پانچ ہزار ضرور ہونا چاہئے۔

ایک غیر احمدی ایک ہزار اپنے خرچ پر طبع کراتا ہو تو کل احمدی جماعت کیا باقی چار ہزار بھی پورا نہ کریگی

جو صاحب اس کار خیر میں شریک ہونا چاہیں وہ ہمکو اطلاع دیں تاکہ اخبار کے ذریعہ سے اس تعداد کی اشاعت ہوتی رہے جب رسالہ طبع ہونے کے لئے مطبع میں چلا جاویگا اسوقت فوراً حساب کا اندازہ کر کے جسقدر جلدوں کا ہمارے احباب وعدہ کریں گے ان کو رسالہ روانہ کرنے سے اطلاع دیجاوے گی۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ انجمن حمایت اسلام وغیرہ ساری انجمنیں کثرت کے ساتھ اس کو شائع کریں۔ کیونکہ در اصل ان کے نام کے لحاظ سے یہ انکا کام ہے کہ وہ مخالفین مذہب کے اعتراضوں کا جواب دیں اور اسلامی دنیا کو دکھائیں کہ وہ کیا کرتے ہیں لیکن اگر وہ جواب نہیں دے سکتے تو پھر انکا فرض ہے کہ وہ روپیہ جو اس غرض کے لئے مسلمانوں سے لیتے ہیں اس کام کے کرنیوالوں کو دیدیں۔ ہم دیکھیں گے کہ انجمن اس رسالہ کی اشاعت میں کسقدر حصہ لیتی ہے اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کے لکھے ہوئے جوابات کا شائع کرنا انجمن کیلئے نئی بات نہیں ہے وہ اس کے پہلے حکیم الامت کے جوابات ایک عیسائی کے بالمقابل شائع کر چکی ہے غرض ترک اسلام کا جواب جو حضرت حکیم الامت لکھ رہے ہیں۔ جو ہماری رائے میں بالکل مفت تقسیم ہونا چاہیے اور کثرت کے ساتھ تقسیم ہو۔ ایک ہزار حکیم غلام نبی صاحب تقسیم کریں گے چار ہزار کی اپیل ہم اپنی قوم سے کرتے ہیں باقی مسلمان جسقدر چاہیں اس کار خیر میں شریک ہو جائیں۔ سلسلہ عالیہ کے ممبروں کی خدمت میں یہ تحریک کرتے ہوئے ہم اس تحریک کو عملی طور پر شروع کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ انشاءاللہ العزیز ۵۰ جلد کے اخراجات ہم بھی دینے کو طیار ہیں۔ امید ہے کہ احمدی قوم بہت جلد چار ہزار کی تعداد پوری کر دیگی

تفسیر القرآن۔

دوسرا پارہ ۱۴۰ صفحہ تک چھپ چکا ہے اسکا باقی حصہ جو قریباً دو جزو کے ہوگا ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں پورا کر کے انشاءاللہ العزیز خریداروں کے پاس بھیجا جاویگا۔ اور پھر بقایا باسبق تفسیر القرآن کی طرف میں توجہ کرنے کی فکر کرونگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ اخیر اکتوبر تک جس صاحب کو بقایا نہ پہنچے وہ اطلاع دے پہلے کوئی نہ لکھے۔ ایڈیٹر الحکم

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و مہتمم مطبع نے چھپوا کر شائع کیا

حضرت حکیم الامۃ کے ارشادات

کیسی حالت بد کو دیکھ کر اوس کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ یاد کرو۔ الحمد للہ الذی عافنی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا ورنہ یاد رکھو کہ انسان نہیں مرتا جب تک ایسی مصیبت میں خود مبتلا نہ ہولے۔

ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کے واسطے کوئی شغل ہو اسکو قابلہ ملے اور راحت حاصل ہو اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کے حصول کیلئے ایک گر بتایا ہے تؤمنون باللہ۔

ایمان باللہ ہو ایسا مومن کبھی بیکار نہیں ہو سکتا۔ کھانے میں پینے میں چلنے میں پھرنے میں معاشرت کرنے میں دوستی دشمنی کرنے میں۔ غرض ہر امر میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو دیکھ کر کام کرے گا اور یا شفقت علی خلق اللہ میں لگا رہے گا یا تعظیم لامر اللہ میں مصروف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی فکر اور کوشش کرتا رہے گا وہ اس کے نتائج حقیقی راحت اور سچی کامیابی ہیں۔

یؤخرکم الی اجل مسمی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب انسان کو اس کی اجل مسمی سے پہلے ہلاک کر دیتا ہے یعنی قبل از وقت موت آجاتی ہے۔ لیکن اعمال صالحہ سے بلائیں اور وبائیں ٹل جاتی ہیں۔

ذکر الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف ہی سے ملتا ہے حضرت زکریا نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکا علاج یہی بتایا ہے کہ تم ذکر الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔

حدیث شریف میں ذکر ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادمہ مانگی آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور سوتی دفعہ بھی چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک ازلی ابدی دوسرا بعد الوجود اشیاء اسی طرح اللہ تعالیٰ کے افعال بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ افعال اللہ تعالیٰ کے بلا وساطت غیری ہوتے ہیں اور ایک بالواسطہ جو بالواسطہ ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ واحد کا صیغہ استعمال فرماتا ہے اور بالواسطہ میں جمع کا صیغہ یہ قرآن شریف کا عام طرز ادا ہے۔

سبح اسم ربک سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا کام ہے کہ وہ اپنے رب کے اسماء کی تشریح کرتا رہے اور وہ تین طرح سے ہوتی ہے۔

اول۔ اللہ تعالیٰ پر بعض لوگ بدظنی کرتے ہیں اور اپنے اوپر نیک ظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے کوشش تو بہت کی مگر ہماری محنت کا ثمرہ نہ ملا یہ بدظنی چھوڑ دو۔

دوم۔ اپنے چال چلن سے خدا تعالیٰ کی صفات کی عزت اور حرمت کرو۔

سوم۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ پر کوئی اعتراض کرے تو اوس کا جواب دو۔

الحکم کے پرانے مضامین سنہ ۱۹۰۳ء میں

ہمارے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تقریریں جو ہم نے سنہ ۱۹۰۱ء میں شائع کی تھیں انہیں سے ایک تقریر جو باقیات الصالحات کے عنوان سے ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کے الحکم کے صفحہ ۱۰ میں شائع ہوئی تھی ہمارے عزیز و کل ہمعصر نے پرانی تقریروں میں سے کے عنوان سے اوس کو بعینہٖ اپنے اخبار میں چھاپنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس طرح پر اگر الحکم کی گذشتہ چھ جلدوں کے مضامین مکرر چھپنے شروع ہوگئے تو ہم امید کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کے کلمات طیبات کی ہی مکرر اشاعت ہوگی بلکہ ہمارے لئے الدال علی الخیر کفاعلہ کے موافق ثواب کا میدان بھی وسیع ہو جائیگا۔ مگر ان تقریروں کے اندراج کیلئے جو الحکم کی گذشتہ جلدوں سے لی جائیں۔ بہتر ہوگا کہ الحکم کی وہ تاریخ ضرور دی جایا کرے جس کی وہ تقریر ہو۔

اور اگر ہمارا ہمعصر تاریخ دیگا تو اس سے ہماری وہ غرض بھی پوری ہو جائیگی جو الحکم میں بہت ملحوظ رکھی ہوئی ہے یعنے وہ ایک تاریخ کا کام دے رہا ہے۔ ہماری خوشی اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری نگاہ ہی میں الحکم کے پرانے مضامین سنہ ۱۹۰۳ء میں ہی چھپنے شروع ہوگئے ہیں اور گذشتہ پانچ چھ جلدوں کے مضامین کی تجدید کے ساتھ الحکم کی قدر و قیمت اور بھی بڑھ جاوے گی اور ہمکو اس کے طبع ثانی کے کام اور خیال سے فرصت مل جاوے گی جسمیں خدا اگر توفیق دے تو کوئی اور کام مفید قوم کرنے کی فکر کر سکیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ اخبارات عالم میں

ہمارا معزز ہمعصر زمیندار ۱۶۔ اگست سنہ ۱۹۰۳ء کی اشاعت میں ایک دلچسپ خط و کتابت کے عنوان سے کونٹ ٹالسٹائے کی چٹھی جو انہوں نے روس سے مفتی محمد صادق صاحب کے نام ارسال کی تھی۔ درج کرنے کے بعد کہتا ہے قرآن شریف کی تعلیم تو ساری کی ساری معقول ہے امید ہے کہ مرزا صاحب اسکی معقولیت کونٹ کے ذہن نشین کرنے میں کامیاب ہونگے

اکثر مسلمان مرزا صاحب کے کفر پر سخت مخالف ہیں مگر یہ عجیب کفر ہے کہ اشاعت اسلام بھی کر رہا ہے!

حضرت خلیفۃ اللہ کی خدمت اسلام و اشاعت ملت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعتراف اب ہمارے نیک دل معاصرین کے طبقہ میں شروع ہو گیا ہے جو ایک مبارک فال ہے عجیب کفر کے متعلق ہم اپنے ہمعصر کو حضرۃ اقدس کے دو شعر سنا دینا چاہتے ہیں کیا عجب وہ اُن سے اور زیادہ فائدہ اوٹھا سکے۔ سے

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں۔
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

اور

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ۔ گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

عیسائیوں کے رسالہ ترقی میں شہزادہ نبی یوز آسف یعنے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کشمیر کے متعلق بے سود مضمون شائع ہو رہا ہے مضمون کے تکمیل ہو جانے پر ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ اسپر ایک ریویو لکھیں۔

آریہ گزٹ نے کسی نجومی یا رمال کی ایک پیشگوئی مفصلات کے متعلق شائع کی تھی کہ حضرت حجۃ اللہ تاریخ پر جا سکیں گے اگر جائیں گے تو عارضہ دردشکم اور پیچش سے بنصیب اعداء بیمار ہو جائیں گے آریہ گزٹ اپنے نجومی کو لے کر اپنی اس غلط بیانی کی پاداش خود اپنے لئے تجویز کرے۔ حضرت اقدس دو دفعہ مقررہ تاریخوں پر تشریف لے گئے اور بفضل اللہ تعالیٰ ہر طرح خوش و خرم رہے اور انعامات الٰہیہ سے متمتع ہوتے رہے۔ پہلی مرتبہ بھی اکثر بشارت الہام ہوئے اس مرتبہ بھی ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا۔

خوش و خرم باش

ہم اس پیشگوئی کو کسی دوسرے وقت درج کریں گے کیونکہ یہ بھی حضرت حجۃ اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ایک دلیل ٹھیری ہے اسی طرح پر جیسے لیکھرام کی کی ہوئی پیشگوئی غلط ہو کر آپ کی سچائی کا گواہ ہوئی تھی۔

حضرت حجۃ اللہ امام الملت کے مکتوبات

حضرت نواب صاحب سلمہ ربہ کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج صدمہ عظیم کی تار مجھ کو ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے اور اس کی عوض آپ کو کوئی بھاری خوشی بخشے۔ میں اس درد کو محسوس کرتا ہوں جو اس ناگہانی مصیبت سے آپ کو پہنچا ہوگا اور میں دعا کرتا ہوں کہ آئندہ خدا تعالیٰ ہر یک بلا سے آپ کو بچاوے اور پردہ غیب سے اسباب راحت آپ کے لئے میسر کرے۔ مجھے اس وقت آپ کے درد سے دل دردناک ہوا اور سینہ غم سے بھرا ہے۔ خیال آتا ہے کہ دنیا کیسے بے بنیاد ہے۔ ایکدم میں ایسا گھر کہ عزیزوں اور پیاروں سے بھرا ہوا ہو ویران بیابان دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اس عزیز رفیق کو غریق رحمت کرے اور اس کی اولاد کو عمر اور اقبال اور سعادت بخشے۔ لازم ہے کہ ہمیشہ ان کو دعائے مغفرت سے یاد کریں۔ میری یہ بڑی خواہش تھی کہ آپ ان کو قادیان میں لاتے اور اس خواہش سے مدعا یہ تھا کہ وہ بھی سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر اس گروہ میں شریک ہو جاتی کہ جو خدا تعالیٰ طیار کر رہا ہے مگر افسوس کہ آپ کی بعض مجبوریوں کی وجہ سے یہ خواہش ظہور میں نہیں آئی۔ اس کا بھی مجھے افسوس ہے۔ چند دن ہوئے خواب میں آپ کی نسبت بلا اور غم کو دیکھا تھا۔ ایسے خوابوں اور الہاموں کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ مجھے اندیشہ تھا۔ آخر اس کا یہی پہلو ظاہر ہوا۔ یہ تقدیر مبرم تھی جو ظہور میں آئی۔ معلوم ہوتا ہے علاج میں بھی غلطی ہوئی۔ یہ درحقیقت رحم کی بیماری تھی اور باعث کم دنوں میں پیدا ہونیکے زہریلے مواد رحم میں ہوگا۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو علاج یہ تھا کہ اسی وقت سے پچکاری کے ساتھ رحم کے راستے آہستہ آہستہ یہ زہر نکالا جاتا اور دن میں چار دفعہ پچکاری ہوتی اور کسٹر آئل سے خفیف سے تین طبع بھی ہوتی اور عنبر اور مشک وغیرہ سے قوت دل کو قوت دیجاتی اور اگر خون نفاس بند تھا تو کسیقدر رواں کیا جاتا اور اگر بہت آتا تھا تو کم کیا جاتا اور نیز بسی اور بھنگ وغیرہ سے تشنج اور غشی سے بچایا جاتا۔ لیکن جبکہ خدا تعالیٰ کا حکم تھا تو ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔ دو تاریں ایسے وقت میں پہنچیں کہ میرے گھر کے لوگ سخت بیمار تھے اور اب بھی بیمار ہیں۔ تیسرا مہینہ ہے دست اور مروڑ ہو کر کمزور ہو گئے ہیں۔ بعض وقت ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ غشی پڑ گئی اور حالت کی غشی گویا موت ہے۔ دعا کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کے گھر کے لوگوں کے لئے مجھے دعا کا موقعہ بھی نہ ملا۔ تاریں بہت بے وقت پہنچیں۔ اب میں یہ خط اس نیت سے لکھتا ہوں کہ آپ پہلے ہی بہت نحیف ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ بہت غم سے آپ بیمار نہ ہو جائیں۔ آپ اس وقت اب بہادر بنیں اور استقامت دکھلائیں۔ ہم لوگ سب ایکدن نوبت بنوبت قبروں میں جانے والے ہیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ غم کو دل پر غالب ہونے نہ دیں۔ میں تعزیت کیلئے آپ کے پاس آتا مگر میری بیوی کی ایسی حالت ہے کہ بعض وقت خطرناک حالت ہو جاتی ہے۔ مولوی صاحب کے گھر میں بھی حمل ہے شاید چھٹا یا ساتواں مہینہ ہے وہ بھی آئے دن بیمار رہتی ہے۔ آج مرزا خدا بخش صاحب بھی لاہور سے قادیان آئے۔ شاید اس خط سے پہلے آپ کے پاس پہنچیں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

۱۰ - نومبر ۱۹۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر و استقامت بخشے اور اس مصیبت کا اجر عطا فرماوے۔ دنیا کی بلائیں ہمیشہ ناگہانی ہوتی ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو آپ دوسری شادی کی تجویز کریں۔ میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو اس صدمہ سے دل پر کوئی حادثہ نہ پہنچے۔ جہاں تک ممکن ہو کثرت غم سے پرہیز کریں۔ دنیا کی یہی رسم ہے۔ نبیوں اور رسولوں کے ساتھ بھی ہوتی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے پیار کرتا ہے اس کو کسی امتحان میں ڈالتا ہے اور جب وہ اپنے امتحان میں پورا نکلتا ہے تو اس کو دنیا اور آخرت میں اجر دیا جاتا ہے۔

ایک آپ کو اطلاع دینے کے لائق ہے کہ آج جو پیر کا دن ہے یہ رات جو پیر کی گذری ہے اس میں قریباً تین بجے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے۔ فبای عزیز بعد تعلق۔ یہ اللہ جلشانہ کا کلام ہے وہ آپ کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کونسا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے اور دنیا کی بے ثباتی کا تمہیں علم حاصل ہوگا۔ درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں اور بھائی بہن بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جسکے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ بیوی میاں ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتی ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں۔ وہ ایکدوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات انہیں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم اکٹھے رہنے کے زمانہ کو یاد کرکے کونسا دل ہے جو پر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ ایسے تعلق کو خدا تعالیٰ نے بار بار ذکر کیا کہ باہم محبت اور انس ڈالنے والا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ ارحنا یا عائشہ۔ یعنے یا عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی یار موافق رفیق عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم کو دور کرنیوالی اور خانہ داری کے معاملات کی متولی ہوتی ہے۔ جب وہ یکدفعہ دنیا سے گذر جاوے تو گویا سخت بلا ہے اور کیسی تنہائی کی تاریکی چاروں طرف نظر آتی اور گھر ڈراونا معلوم ہوتا ہے اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے۔ سو اس الہام میں خدا تعالیٰ نے یہی یاد دلایا ہے کہ اس صدمہ سے دنیا میں قدم آگے رکھو نماز کے پابند اور سچے مسلمان بنو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا جلد اس کا عوض دیگا اور غم کو بھلا دیگا۔ وہ ہر یک بات پر قادر ہے۔ یہ الہام تھا اور یہ پیغام تھا۔ اس کے بعد آپ ایک تازہ نمونہ دینداری کا دکھلائیں۔ خلق حق ہے اور اس کے حکم بجز تقویٰ دل سے غموں کو دور کر دیتا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

۲۲ - نومبر ۱۹۰۲ء

پیرس (دارالخلافہ ملک فرانس) میں [illegible] سے ایک ننھی سی توپ پڑی ہے جو سورج کی کرنوں کے عمل سے خود بخود ٹھیک دوپہر کو چل جاتی ہے۔ یہ شاہی باغ میں رکھی ہوئی ہے۔ پرانی دستکاریوں کے نتائج جہاں کہیں ہیں غنیمت ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسدس دعائیہ

در مدحت اعلیحضرت مرشدنا و امامنا جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

از

حکیم سید محمد صادق حسین صادق مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار اظہار الحق و رسالہ صبح صادق و سابق میونسپل کمشنر اٹاوہ۔

یکے از غلامان مسیح موعود

مسلمانوں کے حق میں عین رحمت تو اے احمد
بہار گلشن قومی برکت ہے تو اے احمد
کلید گنج دانائے و حکمت ہے تو اے احمد
خدائے پاک کی اک خاص نعمت تو اے احمد
بھلا پھر کیوں نہ حیرت بخش تیرے سارے کام ہیں
بجا ہے تجھ پہ گر ہم اپنے جان و دل سے قرباں ہیں

ہمارا فرض یہ ہے تجھکو اپنا پیشوا سمجھیں
یہیں ہم مقتدی اور تجھکو اپنا مقتدا سمجھیں
جو منزل دین کی ہے اسکا تجھکو رہنما سمجھیں
غرض ہم قوم کی کشتی کا تجھکو ناخدا سمجھیں
لگا دیں زور سب ملکر کہ بیڑا پار ہو اپنا
زمانہ ہو موافق اور مقصد بار ہو اپنا

کریں تیری مدد ہم ہر طرح پر زور سے زر سے
کہ پھر باراں علم و فضل و حکمت قوم پر برسے
بچیں ہم اسقدر بغض و نفاق و فتنہ و شر سے
کہ احسنتم کا اوٹھے غلغلہ دیوار و در سے
شمیم خلق سے اپنے رخ عالم کا ہو غازہ۔
فضا خوش ہو رسول پاک کی ہی مدح ہو تازہ

فلاح قوم کی مفتاح احمد کو جو پاتا ہے۔
دعائیہ مسدس اسلئے صادق سناتا ہے
پرانے ایشیائی طرز میں جدت دکھاتا ہے
مخالفوں کے دلمیں تک نیا سکہ بٹھاتا ہے
سنبھل کر بیٹھ جائیں اب بزرگان صفا آئیں
دعا سنکر بصد اخلاص کہتے جائیں سب آمین

صادق کی دعا اپنے لئے

میری شیریں بیانی سے عیاں معجز نمائی ہو
ہر اک کو ہر سلک سے عقدہ کشائی ہو
مری زور طبیعت کی جو رفعت آزمائی ہو
براق فکر کو عرش معلی تک رسائی ہو
زبان خلق پر ہو غلغلہ میری فصاحت کا
جہاں میں شور برپا ہو میرے حسن بلاغت کا

مسیح موعود کے حق میں دعائے خیر

جگر اور دل جلانے کو ہوں جبتک شعلہ رو پیدا
تن بیکس ہو گل اور گل سے تا شکل ہو پیدا
جہاں میں تا ہوں نیک و بد شقی و سعد جو پیدا
زمین پر ہوں پہاڑ اور اون سے تا ہو آب جو پیدا
رخ عالم پہ تیرا مہر دولت جلوہ افگن ہو
ہمائے جاہ و صولت کا ترے سر پر نشیمن ہو

نشاط روح کی خاطر ہوں جب تک خوش گلو پیدا
مشام جان میں ہو تا گیسوئے مشکیں سے بو پیدا
زمانہ میں ہوں جبتک فتنہ گر اور صلح جو پیدا
سپہر حسن پہ ہوں تا بتان ماہرو پیدا
چراغ عدل تیرا خانہ گیتی میں روشن ہو
ترے بازو پہ تائید خداوندی کا جوشن ہو

رہے عالم خموشی کا لب تصویر پر جب تک
فدا اہل سخن ہوں خوبی تقریر پر جب تک
رہیں جاں باز عاشق جوہر شمشیر پر جب تک
گلا کٹتا رہے نخچیر کا تکبیر پر جب تک
جہاں میں تیرا خورشید جلالت نور گستر ہو۔
قمر آسا ترے اقبال کا تابندہ اختر ہو۔

رہے موقوف نظم سلطنت تعزیر پر جب تک
مدار علم و فن ہو صنعت تحریر پر جب تک
زبان شمع جاں دیتی رہے گلگیر پر جب تک
رہے شیدائے گیسو لذت زنجیر پر جب تک
ترے رایت کا پرچم زیب فرق چرخ اخضر ہو
سر بدخواہ ہو اور تیری شمشیر دو پیکر ہو

نظر کو روشنی حاصل ہو جب تک رنگ کاہی سے
رہے زینت جہانبانی کو جب تک تاج شاہی سے
نفاق و بغض کو جب تک رہے نسبت تباہی سے
رہے جب تک حبش والوں کو ہمرنگی سیاہی سے
رہے شیر خدا کا زور اس بازوے صفدر میں
عدو پانی نہ مانگیں آب ہو وہ تیرے خنجر میں

رہے بادہ کشوں کو شوق جب تک بے گناہی سے
رہے تا کاکل شب رنگ کو نسبت سیاہی سے۔
شرف کعبہ کو جب تک ہو خطاب قبلہ گاہی سے۔
رہے تا سلسلہ جنبندگاں درگاہ الٰہی سے۔
رہے تو سایہ لطف نبی و حفظ داور میں۔
تیری ہیبت سے آئے زلزلہ گور سکندر میں۔

رہے پھولا پھلا جس وقت تک یہ گلشن ہستی
رہے نسل بشر تا خاکداں تیرہ پر بستی۔
رہے جب تک شراب عشق سے عالم میں سرمستی
رہے تا جنس ناقص کاملوں کی راہ میں سستی
ترے اغیار مقہور و ذلیل و پست ہوں ہر دم
ترے احباب صہبائے طرب سے مست ہوں ہر دم

رہیں جب تک نمایاں چرخ پر مہر و مہ و اختر
رہے جب تک جنین برق بطن ابر میں مضطر
بچھائے ماہ تا فرش زمین پر چاندنی گھر گھر
رہیں تا رند بیکس اور گردش میں رہے ساغر
سدا تجھسے رہے یہ باغ و گلشن شریعت کا
چمن تازہ ہو تیری آبیاری سے طریقت کا

رخ گل پر رہیں جب تک عنادل عاشق و شیدا
رہے مخمور جب تک چشم مست نرگس شہلا
کھلائے غنچہ دل تا نسیم نشہ صہبا
مہ نو تا ہو کشتی اور فلک ہو صورت دریا۔
عدو کی چشم میں خار الم حسرت کی سوزن ہو
ترو تازہ شگفتہ تیرے امید کا گلشن ہو

برودت آب میں اور نار میں جبتک حرارت ہو
رہے تا قند شیریں اور حنظل میں مرارت ہو
جہاں میں تا متاع نیک اور بد کی تجارت ہو
فروغ سلطنت تا دہر میں رسم سفارت ہو
کرے جاری شہا تو داد امر اور نواہی کو
نہ ہو وہ وقت زمانہ میں معاصی اور تباہی کو

مزرع ہو تا شجر اور اسکے شگوفوں سے ثمر پیدا
نگاہ ناز سے جب تک دلوں میں ہو اثر پیدا
لبھانے کیلئے ہوں تا بتان عشوہ گر پیدا
جہاں میں نالۂ عاشق سے ہو تا شور و شر پیدا
فروغ مہر عالمتاب تیرا روئے انور ہو
ترا قد شکیبا رشک شمشاد و صنوبر ہو

رہے تا عقل کو اسرار یزدانی میں حیرانی
کریں تا دور ظلمت کفر کی انوار قرآنی۔
رہیں تا اہل ایمان مصدر الہام ربانی
ادا کرتے رہیں جب تک مسلمان رسم قربانی
تیری سب مشکلیں بلطف خداوندی آساں ہوں
تیری ہیبت سے دشمن بید کی مانند لرزاں ہوں

رہے تا خلق میں مشہور حسن ماہ کنعانے۔
بنے تا قطرہ گوہر اور گوہر میں ہو تابانے۔
فصاحت ہوئے جب تک جوہر تیغ صفاہانے
گہر سازی میں ہائے آبرو تا ابر نیسانے۔
ترے ایوان عالی میں نشاط انگیز ساماں ہو
خداوندان تخت و تاج و لشکر تیرے دربان ہوں

کھلے جب تک چمن میں صورت ساغر گل لالہ
فلک پر تا قمر ہو اور ہو گرد قمر ہالہ۔
برسے تا ابر سے آب اور آپ سرد سے ژالہ
پڑے جب تک بدن پر آگ کی تاثیر سے چھالہ
خداوند دو عالم تیرا حامی اور نگہبان ہو
سر بدخواہ ہو اور پنجہ شیر نیستاں ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عاجزانہ درخواست

منجانب انجمن فرقانیہ لاہور بحضور فیض گنجور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنا بر حصول منظوری

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مکرمی و معظمی جناب حضرت مولانا صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل رات اخویم جناب مرزا خدا بخش صاحب نے سنایا کہ حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے حالات پر لکھنا شروع کر دیا ہے۔ چونکہ اس تحریر میں بہت ہی دردناک اور دلوں کو ہلا دینے والے واقعات کا بیان ہوگا جسکی اشاعت تمام بلاد ہند و افغانستان میں کیجائیگی جس کے مصارف بھی بہت ہونگے لہذا میں تمام برادران لاہور کی طرف سے ایک تحریک پیش کرتا ہوں جس کو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم کچھ روپیہ بطور چندہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے ہادی برحق کی خوشنودی کے لئے جمع کرکے اپنے امام کی خدمت میں ارسال کریں۔ آپ کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ اس ہماری درخواست کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرکے منظوری سے مطلع فرما دیں نیز اگر مناسب ہو تو یہ تحریک ہمارے قابل قدر اورگن الحکم میں شایع کرا دیں تاکہ دیگر مقامات کی انجمنیں بھی اس کار خیر میں حصہ لیں والسلام
برادران کی طرف سے السلام علیکم قبول ہو

خاکسار تاج الدین از لاہور

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ایم بی نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی مسیح الزمان علیہ السلام نے دستخط فرما کر اسکی نسبت یہ ارشادات فرمائے نہایت عمدہ ہے شیریں بیان نکات قرآنی نکالے خوب بیان کئے ہیں دل و نیز اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا نور الدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب مفصل بالی مجید طیار ہو چکا ہے جزو اول الحمد سے ... کی تفسیر سنت محض مرکوز کی آیت کا بطور نمونہ بھیجا جا سکتی ہے قیمت مکمل ہر جلد ہر پارہ ... عم کے پارہ کی قیمت ... المشتہر
خاکسار شیخ محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب۔ تمام درخواستیں مشتہر کے نام تراوڑی جانی چاہئیں

آپ بیتی

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب کبھی کوئی عام مفید کام کے لئے جلسہ ہوجاتا تو پھر جو چند حضرات موجود ہو جاتے تھے اون کی صورت اور سیرت طرز گفتگو اور پھر ایک دوسرے کو باہم دیکھا جاتا اوس کی بابت ذکر کروں تو شاید طول ہوتا ہے گو مختصر الفاظ اوس کے یہہ ہیں کہ پوری پوری بیہودگی ثابت ہوجاتی تھی یعنی جس غرض کے لئے جلسہ کیا وہ تو ناتمام اور ناتمام ہو ہی کسطرح جب ایک دوسرے کی رائے کے تابع ہونیکو ایک ہتک اور ذلت کا موجب سمجھا جاتا ہو آخری جو نتیجہ کہ اس جلسے سے نتیجہ حاصل ہوتا وہ یہی کہ دو چار صاحبوں میں تو ضرور ہمیشہ کے لئے نفاق پڑجاتا اور باقی بھی ایک دوسرے پر ضرور کچھ نہ کچھ الزام لگائے بغیر خالی نہ رہتے غرض جو صاحب یا صاحبان اوس جلسے کے بانی ہوتے اون کو بجز خفت کے کچھ حاصل نہ ہوتا اور پھر ہمیشہ کے لئے شاید حلفیں عہد کرلیں کہ آئندہ کبھی ایسی بے جا حرکت نہ کرینگے غرض یہ اس قسم کی مجلسیں تھیں جنمیں ہر قسم کے اور طائفہ کے لوگ جمع ہوجاتے تھے عالم۔ مولوی خاندانی بیپاری نوکری پیشہ زمیندار وغیرہ وغیرہ گویا سب قسم کے لوگوں کا مجمع ہوتا تھا اور پھر ایک قسم کی طبعیتوں کا اور اخلاق کا خوب پتا لگجاتا تھا یہ تو عام مفید کاموں کے جلسے کا حال ہؤا اب خاص خاص قسم کے لوگوں کے جلسے اور تقریبات کا حال جسکا مجھے تجربہ ہوا ہے لکھنے بیٹھوں تو بہت طول ہوتا ہے اسلئے صرف ہماری تجارت پیشہ لوگوں کا ہی مختصر حال لکھتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ سے یہہ آرزو رہی کہ زیادہ نہیں صرف دو مسلمان تاجروں کے کسی تجارت کے کام میں اتفاق اور یکدلی سے کام کرتے دیکھوں جس سے وہ نتیجہ جو اتفاق کیلئے لازمی ہے اون کو حاصل ہؤا ہو لیکن یہہ میری آرزو تمام ہی رہی یوں تو بہتوں کو اتفاق کرتے دیکھا مگر انجام اسکا ایک تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ نظر آیا کہیں کورٹ کچہری میں خراب ہوتے دیکھا اور کہیں ہمیشہ کے لئے عداوت اور کہیں ہمیشہ کیلئے آپس میں کشمکش پڑگیا اور دونوں کو خراب کر دیا غرض اسطرح کے بہت تجربے اور مشاہدے کے بعد میرا یہہ دستور ہوگیا تھا کہ جہاں کہیں کسی امر کے متعلق بھی جو مسلمانوں کی مجلس ہوتی تو پہلے اوس مجلس میں یہ دعوے سے میں کہدیتا تھا کہ مجھے ایک مدت دراز سے یہ آرزو ہے کہ مسلمان اپنی مجلس میں کامیاب ہوتے ہوئے دیکھوں مگر میری یہہ آرزو پوری نہ ہوئی اور میری یہہ عادت مدراس تک ہی محدود نہ تھی جہاں کہیں جانیکا اتفاق ہوا تھا یعنے بمبئی بنگلور۔ مدراس۔ نیلگری۔ تو موقعہ ضرور بہہ میں کہدیتا تھا اور پھر خاطب میں بھی ہوجاتے تھے۔ غرض مسلمانوں کے حالات اور عادات پر ہمیشہ رنج ہوتا ہی رہتا تھا یورپ کے تو اتحاد اور اتفاق کا کہنا ہی کیا ہے اکثر کام اون کے اتفاق اور شرکت اور یکدلی کی بدولت ترقی کے انتہائی نقطہ تک پہنچے ہوئے ہیں مگر اس موقعہ میں بھی مسلمانوں کے سوائے دوسری قوموں میں پھر بھی کچھ نظر میں آجاتا ہے جو تین چار بھی اپنی بساط کے موافق کبھی کبھی کسی کام میں متفق ہوجاتے ہیں مگر مسلمانوں میں اسکے برخلاف کیا عام کاموں میں اور کیا خاص میں پھر وہ دینی ہو یا دنیوی اور کسی ملک میں بھی یعنے عرب عجم ہند اور سندھ دکھن اور کوکن جہانتک مجھے علم ہے ایک نمونہ بھی نظر نہیں آتا غرض ہر ایک موقعہ پر مسلمان بہت ہی کم نظر آتے ہیں اور اگر کسی جگہ اتفاق سے کوئی مسلمان سرکاری کام و کاج میں کوئی اعلیٰ مرتبہ پر آجاتا ہے تو گویا اسکو لئے یہ مثال موزون ہوجاتی ہے کہ موجہان بر کرنا شد پرسش والا ماشاء اللہ غرض یہہ میرے خیالات اور مشاہدے مجھے پریشان ہی نہیں بلکہ استعجاب میں بھی ڈال دیتے تھے کہ یا اللہ اسلام تو تیرا ہے مگر مسلمانوں کی حالت ایسی ناساز اور قابل عبرت کیوں ہوگئی ہے کوئی ایک پہلو اونکا یعنے کیا عبادات اور کیا معاملات سیدھا اور حق پر نظر نہیں آتا اور حالت ایسی ہوگئی ہے بجز تیرے فضل کے یعنے مردے از غیب برون آید و کارے بکند کے اور کوئی دستگیری کی صورت نظر نہیں آتی غرض اسی حالت میں حضور کی کتاب فتح اسلام کو میں نے سُنا اور اندر کا اندر ہی میں باغ باغ ہوگیا کہ آخر خدا نے ایک کو تو بھیج دیا اور پھر اوسیکو جسکا زمانہ رسول کے بعد دنیا کو انتظار ہوتا رہا اور کئی جھوٹے مدعی بھی اس نام کے زمانہ قرب زمانہ رسول سے ہوتے آئے مگر انکو گو یہ عین وقت پر اور وہ بھی اشد ضرورت کے وقت یہی آواز آئی ہے سو اللہ تو اس آواز کو بھی اور مسلمانوں کے لئے مبارک ثابت فرما آمین یہ میری اندرونی حالت تھی اور میرے مرحوم بھائی نے تو گویا باواز بلند شہادت بھی دیدی اور الحمد للہ والمنۃ کہ خدا تعالیٰ نے ویسا ہی ثابت

کر دکھایا اور باغ اسلام میں دوبارہ گئی ہوئی بہار
اور رونق آتی چلی ہے غرض اس موقع کے بعد
کتابیں بھی آگئیں اور اوس کے پڑھنے سے کچھ کچھ فہم
بھی پڑتا گیا اور مدراس میں چرچا بھی ہوتا چلا جو
یک بیک ایک اخبار آزاد نام جو لکھنؤ سے شایع ہوتا
تھا اوس میں یہہ لکھا ہوا دیکھا کہ میرزا قادیانی . . .
اپنے دعوی مسیحیت سے دست بردار ہوگئے ایسے
اب پھر اون کی عزت رہی قایم رہ گئی جو اس دعوی
کے قبل تھی یہہ مضمون تھا عبارت میں کچھ فرق
ہو گا مگر اس کے پڑھنے سے میرے پر جو صدمہ
گذرا اور رنج ہوا اوس کو خدا ہی جانتا ہے
اور ابھی تک میں اوسکو بھولا نہیں غرض اس کو
بعد میں نے جب حضور کی کتابیں ایک طرف ڈال
دیں اور ایسی چالوں سے اور اداسی میرے
پر چھاگئی کہ کچھ نہیں لکھہ سکتا باوجود اس کے
بھی ہونے سے صدہا لوگوں کو میں نے گویا یہہ
خوشخبری پہنچائی تھی اور اب گویا اوس کے خلاف
اخباروں میں شایع ہوگیا ہے غرض اس مضمون کے
دیکھنے کے بعد دوسرے یا تیسرے دن بمبئی سے میرے
بھائی کا تار آیا اور میں روانہ ہوگیا اور وہاں
اپنے ایک دوست سے افسوسناک دل سے
میں نے یہ تذکرہ کیا تو اونہوں نے کہا کہ وہ تو اپنے
دعوے پر قایم ہیں چنانچہ اون کے ایک خاص مرید
یہاں آئے ہوئے ہیں اور اون کی زبانی مجھے یہ
سب کچھ معلوم ہوا ہے اب اس موقع پر مجھے
جو خوشی ہوئی گویا اوس رنج سے وہ چند زیادہ
تھی اور وہ مرید گویا ہمارے شیخ رحمت اللہ صاحب
تھے جن سے دوسرے روز میری ملاقات ہوگئی
اور مفصل حالات بھی معلوم ہوئے اور کتاب
آئینہ کمالات اسلام کی خبر پاکے انہیں کو میں جلد
وی پی مدراس کے پتہ پر روانہ کرنے کے لئے
فرمائشیں دیں اور میں مدراس واپس گیا اوس وقت
یہہ کتابیں پہنچ گئی تھیں غرض پھر اوسی طرح سے
میں اسکا چرچا کرتا رہا اور سلطان محمود صاحب اور
اون کے برادر زادہ اپنی جگہ پر باہم اس بارے
میں بحث کرتے تھے اور آخر وفات پیشتر پر دونوں
کا اتفاق ہوگیا اور سلطان محمود صاحب نے مجھے خط
لکھا اور حضور کی کتابوں کی خواہش ظاہر کی
اوس خط کی طرز تحریر سے یہ پتہ لگ گیا کہ حضور
کی جانب اونکا حسن ظن ہے غرض میرے پاس جو
کتابیں موجود تھیں وہ تو بھیجدیں اور آئینہ کمالات
اسلام ایک مولوی کو دی تھی اون سے لیکے بھیجدیا
اور پھر میں ملاقات کی اور میرے سے زیادہ اونکا
میلان حضور کی طرف پایا اور اوس وقت
تک وفات مسیح پر مجھے کامل یقین نہ ہوا تھا۔
مگر اون کے دوستوں مولویوں سے ۔ (باقی آیندہ)

موعظہ حسنہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

صحابہ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال اپنا وطن راہ
حق میں دیا اور سب کچھ چھوڑا حضرت صدیق اکبرؓ
کا معاملہ اکثر سنا ہوگا۔

ایکدفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا
تو کل گھر کا اثاثہ لے آئے جب رسول اکرم نے دریافت
کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا کہ خدا اور رسول
کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں رئیس مکہ ہو اور کمبل
پوش ہو غرباء کا لباس پہنے۔ سو یہہ سمجھو کہ وہ لوگ
تو خدا کی راہ میں شہید ہوگئے۔ اون کے لئے تو یہی
لکھا ہے کہ سیفوں کے نیچے بہشت ہے لیکن ہمارے
لئے تو اتنی سختی نہیں۔ کیونکہ یضع الحرب ہمارے
لئے آیا ہے یعنے مہدی کے وقت لڑائی نہ ہوگی
اللہ تعالی بعض مصالح کے رو سے ایک فعل
کرتا ہے اور آئیندہ جب وہ فعل معرض اعتراض
ٹھہرتا ہے تو پھر وہ فعل نہیں کرتا۔ اولاً ہمارے
رسول نے کوئی تلوار نہ اوٹھائی۔ مگر اون کو سخت
سے سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں تیرہ سال
کا موسم ایک بچہ کو بالغ کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور
مسیح کی میعاد تو اگر اس میعاد میں سے دس نکال
دیں تو بھی کافی ہوتی ہے۔ غرض اس عرصہ
میں کوئی بھی کسی رنگ کی تکلیف نہ تھی جو اوٹھانی
نہ پڑے۔ آخر کار وطن سے نکلے۔ تو تعاقب ہوا
دوسری جگہ پناہ لی تو دشمن نے وہاں بھی پیچھا
جب یہ حالت ہوئی۔ تو مظلوموں کو ظالموں کے
ظلم سے بچانے کے لئے حکم ہوا اذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا و ان اللہ علی نصرھم
لقدیر ن الذین اخرجوا من دیارھم
بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ الخ
جن لوگوں کے ساتھ لڑائیاں خواہ مخواہ کی گئیں
اور گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اس لئے کہ
اونہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے سو یہہ ضرورت
تھی کہ تلوار اوٹھائی گئی ورنہ آنحضرت کبھی تلوار نہ
اوٹھاتے ہاں ہمارے زمانہ میں ہمارے برخلاف
قلم اوٹھائی گئی قلم سے ہمکو اذیت دی گئی اور سخت
ستایا گیا۔ اون کے مقابل قلم ہی ہمارا حربہ ہے۔
میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جسقدر کوئی قرب
حاصل کرتا ہے اسی قدر مواخذہ کے قابل ہے۔
اہل بیت زیادہ قابل مواخذہ تھے بہ نسبت اور لوگوں کے اور
ہیں وہ قابل مواخذہ نہیں لیکن تم ہو۔ اگر تم میں
اون پر کوئی امتیاز نہیں تو تم میں اور انہیں
کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو وہ گورنمنٹ
کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات و سکنات کو
دیکھ رہے ہیں وہ سچے ہیں۔ جب مسیح کے ساتھی صحابہ
کے ہمدوش ہونے لگی ہیں تو کیا آپ ویسے ہیں جب
آپ ویسے نہیں تو آپ قابل گرفت ہیں گو یہ ابتدائی
حالت ہے لیکن موت کا کیا اعتبار ہے موت ایک ایسا
ناگزیر امر ہے جو ہر ایک کو پیش آتا ہے جب یہ حالت
ہے تو پھر آپ کیوں غافل ہیں جب کوئی شخص مجھ سے
تعلق نہیں رکھتا تو یہہ امر دوسرا ہے۔ لیکن جب آپ
میرے پاس آئے۔ میرا دعوی قبول کیا اور مجھے مسیح
مانا تو گویا اس وجہ آپ نے صحابہ کرام کے ہمدوش بننے
کا دعوے کر دیا۔ تو کیا صحابہ نے کبھی صدق و وفا سے
قدم ہارنے سے دریغ کیا۔ اون میں کوئی کسل تھا
کیا وہ دل آزار تھے۔ کیا اون کو اپنے جذبات پر
قابو نہ تھا۔ وہ منکسر المزاج نہ تھے اور نہیں پرلے
درجہ کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ خدا تمکو بھی ویسی
ہی توفیق عطا کرے کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی
کوئی اختیار نہیں کر سکتا۔ جب تک اللہ تعالی اون کی
مدد نہ کرے اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے
آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں۔ اھدنا الصراط
المستقیم کی دعا صحابہ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں
کو اوٹھو اور دعائیں کرو کہ خدا تمکو اپنی راہ دکھلائے
آنحضرت کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے
کیا تھے وہ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر
آنحضرت نے آبپاشی کی آپ نے اون کے لئے دعائیں
کیں بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے
پھل عمدہ نکلا جسطرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام
چلتے اوسی طرح وہ چلتے وہ دن کا یا رات کا انتظار
نہ کرتے تھے تو آپ لوگ سچے دل سے توبہ کرو تہجد
میں اوٹھو دعا کرو دل کو درست کرو۔ کمزوریوں
کو چھوڑ دو اور خدا تعالی کی رضا کے موافق اپنے
قول و فعل بناؤ یقین رکھو۔ کہ جو اس نصیحت کو ورد
بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے اور عملی طور پر
التجا خدا کے سامنے لائے۔ اللہ تعالی اوس پر فضل کریگا
اور اوس کی دل میں تبدیلی ہوگی خدا سے ناامید
مت ہو۔ ع با کریماں کارہا دشوار نیست۔ بعض لوگ
کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں
نے کوئی قدر نہ کی۔ بیشک انسان نے ولی بننا ہے۔
اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اوس کی طرف
چلے گا۔ اور پھر ایک جگہ پر اوس کی ملاقات ہوگی اسکی
اس طرف سے حرکت خواہ آہستہ ہوگی لیکن اوس کے
مقابل خدا تعالی کی حرکت بہت جلد ہوگی چنانچہ یہ
آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے والذین جاہدوا
فینا لنہدینہم سبلنا الخ ۔ سو جو جو باتیں
آج وصیت کی ہیں اون کو یاد رکھو۔ کہ انہیں پر
مدار نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے
ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جنمیں رضاء الہی مطلق ہو

پس اس سے تفسیر وآخرین منھم لما یلحقوا بھم الحوش کے مصداق بنتا ہے۔ اس جیسے کہ آگے بیان ہو چکا ہے۔ خدا کی حکمت بالغہ نے یہی پسند کیا کہ اسرائیلی اور اسماعیلی دو سلسلہ دنیا میں قائم کرے۔ پہلا سلسلہ حضرت موسےٰ سے شروع ہو کر حضرت مسیح تک ختم ہوا اور یہ چودہ سو برس تک رہا اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج چودہ سو برس پر ایک مسیح کے آنے کا اشارہ ہے۔ عدد چودہ کو خاص نسبت ایک یہ بھی ہے کہ انسان چودہ برس پر بلوغ پالیتا ہے حضرت موسیٰ کو خبر ملی تھی کہ مسیح اوس وقت آوے گا جب یہودیوں میں بہت فرقے ہونگے۔ اُن کے عقائد میں سخت اختلاف ہوگا بعض کو فرشتوں کے وجود سے انکار بعض کو قیامت وحشر اجساد سے انکار۔ غرض جب طرح طرح کی عملی بد اعتقادی پھیل جاوے گی تب بطور حکم کے مسیح اون میں آوے گا۔ اسی طرح ہمارے ہادی کامل نے ہمکو اطلاع دی کہ جب تم میں بھی یہودیوں کی طرح کثرت سے فرقے ہوجاویں گے اُن کی طرح مختلف قسم کی بد اعتقادیاں اور بدعملیاں شروع ہونگی اُنکا کے یہود کی طرح بعض بعض کے مکفر ہونگے اسوقت اس امت محمدیہ کا مسیح بھی بطور حکم کے آوے گا جو قرآن سے ہر امر کا فیصلہ کرے گا۔ وہ مسیح کی طرح قوم کے ہاتھ سے ستایا جاویگا اور کافر قرار دیا جاوے گا۔ اگر ان لوگوں نے کم سمجھی سے اس شخص کو دجال اور کافر کہا تو ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ حدیث میں آچکا تھا کہ آنیوالا مسیح کافر اور دجال ٹھہرایا جاوے گا۔ لیکن جو عقیدہ آپ کو سکھلایا جاتا ہے۔ وہ بالکل صاف اور اجلی ہے اور محتاج دلائل بھی نہیں۔ براہین قاطع اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

پہلا جھگڑا وفات مسیح کا ہے کھلی کھلی آیات اوس کی حمایت میں ہیں۔ یا عیسےٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ الآیہ س۔ پھر فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الآیہ۔ ش۔ یہ حذر بالکل جھوٹا ہے کہ توفی کے معنے کچھ اور ہیں۔ ابن عباس اور خود ہادی کامل نے اس کے معنے امانت کے کر دئے ہیں۔ یہ لوگ بھی جہاں کہیں لفظ توفی استعمال کرتے ہیں تو بمعنے اماتت اور قبض روح مراد لیتے ہیں قرآن نے بھی ہر ایک جگہ اس لفظ کے یہی معنے بیان کئے ہیں۔ سو اس کا ماننا تو کچھ نہ پڑا اور جب مسیح ناصری کی وفات ثابت ہے تو آنے والا ضرور ہے کہ امت میں سے کوئی ہو۔ جیسے کلما منکم منکم الحدیث اس کی تصریح کرتا ہے۔ وہ لوگ جو نیچری ہیں۔ اون کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اس ابتلا سے بچ گئے۔ کیونکہ وفات مسیح کے تو وہ قائل ہی ہیں اور مسیح موعود کا ذکر اسقدر تو اثر رکھتا ہے کہ جس تواتر سے انکار محال ہے علاوہ ازیں اشارات قرآنی بھی آنے والے کے شاہد ہیں۔ تو عقل مند اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ مسیح آوے گا۔ ہاں بعض کا حق ہے کہ یہ اعتراض کریں کہ مسیح کو اس زمانہ سے کیا خصوصیت ہے۔ قرآن شریف نے اسرائیلی اور اسماعیلی سلسلوں میں خلافت کی مماثلت کا کھلا کھلا اشارہ کیا ہے۔ جیسے اس آیت سے ظاہر ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الآیۃ۔ ن۔ اسرائیلی سلسلہ کا آخری خلیفہ جو چودھویں صدی پر بعد از موسےٰ علیہ السلام آیا۔ وہ مسیح ناصری تھا مقابل میں ضرور تھا کہ اس امت کا مسیح بھی چودھویں صدی کے سر پر آوے علاوہ ازیں اہل کشف نے اسی صدی کو بعثت مسیح کا زمانہ قرار دیا جیسے شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اہل حدیث کا اتفاق ہوچکا ہے کہ علامات صغرے کل اور علامات کبرے ایک حد تک پوری ہو چکی ہیں لیکن اسمیں کسی قدر اون کی غلطی ہے۔ علامات کل پوری ہو چکیں۔ بڑی بھاری علامت یا نشان جو آنیوالے کا ہے وہ بخاری میں۔ یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر الخ لکھا ہے۔ یعنے نزول مسیح کا وقت غلبہ نصاریٰ کے اور صلیبی پرستش کا زور ہے۔ سو کیا یہ وہ وقت نہیں۔ کہ جو جو کچھ پادریوں سے پہنچ چکا ہے۔ اسکی نظیر آدم سے لیکر آج تک کہیں ہے ہر ملک میں تفرقہ پڑ گیا کوئی ایسا خاندان اسلامی نہیں کہ جس میں سے ایک آدھ ان کے ہاتھ نہ چلا گیا ہو۔ سو آنیوالے کا وقت صلیب پرستی کا غلبہ ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا غلبہ ہوگا۔ کس طرح درندوں کی طرح اسلام پر کینہ وری سے حملہ کئے گئے کوئی گروہ ہے کہ جس نے حضرت رسول اکرم صلعم کو نہایت وحشیانہ الفاظ اور گالیوں سے یاد نہ کیا اب اگر آنیوالے کا یہ وقت نہیں تو بہت جلدی وہ آیا بھی تو سو سال کو آویگا کیونکہ وہ وقت کا مجدد ہے جس کی بعثت کا زمانہ صدی کا سر ہوتا ہے۔ تو کیا اسلام میں اوطاقت ہے کہ ایک صدی تک پادریوں کے روزافزوں غلبہ کا مقابلہ کر سکے۔ غلبہ حد تک پہنچ گیا اور آنیوالا آگیا۔ اب ہاں وہ ہلاک دجال کو تمام حجت سے کرے گا۔ کیونکہ صدیثوں میں آچکا ہے کہ اوس کے ہاتھ پر ملتوں کی ہلاکت مقدر ہے۔ نہ لوگوں کی یا اہل ملل کی۔ تو ویسا ہی پورا ہوا۔

ایک یہ بھی نشان آنیوالے کا ہے کہ اُس زمانہ میں رمضان میں کسوف خسوف ہوگا۔ خدا کے نشان سے ٹھٹھا کرے والاخدا سے ٹھٹھا کرتا ہے کسوف خسوف کا اس کے دعوے کے بعد ہونا یہ ایک ایسا امر تھا۔ جو افترا اور بناوٹ سے بعید تر ہے اس سے پہلے کوئی کسوف خسوف ایسا نہ ہوا۔ یہ ایک ایسا نشان تھا کہ جس سے اللہ تعالیٰ کو کل دنیا میں آنیوالے کی منادی کرنی تھی۔ چنانچہ اہل عرب نے بھی اس نشان کو دیکھکر اپنی مذاق کے مطابق درست کہا۔ ہمارے اشتہارات بطور منادی جہاں جہاں نہ پہنچ سکتے تھے وہاں وہاں اُس کسوف خسوف نے آنیوالے کے وقت کی منادی کر دی۔ یہ خدا کا نشان تھا جو انسانی منصوبوں سے بالکل پاک تھا۔ خواہ کوئی کیسا ہی فلسفی ہو وہ غور کرے اور سوچے کہ جب مقرر کردہ نشان ظاہر ہوگیا تو ضرور ہے کہ اوسکا مصداق بھی کہیں ہو۔ یہ امر ایسا نہ تھا جو کسی حساب کی ماتحت ہو۔ جیسے کہ فرمایا تھا کہ یہ اُس وقت ہوگا جب کوئی مدعی مہدویت ہوچکے گا۔ رسول اکرم نے یہ بھی فرمایا کہ آدم سے لیکر اوس مہدی تک کوئی ایسا واقع نہیں۔ اگر کوئی تاریخ سے ایسا ثابت کر سکے تو ہم مان لیویں گے۔

ایک نشان یہ بھی تھا کہ اوسوقت ذوالسنین ستارہ طلوع کریگا۔ یعنے اون برسوں کا ستارہ جو پہلے گذر چکے ہیں۔ یعنے وہ ستارہ جو مسیح ناصری کے ایام (برسوں) میں طلوع ہوا تھا۔ اب وہ ستارہ بھی چڑھ گیا جس نے یہودیوں کے مسیح کی اطلاع آسمانی طور پر دی تھی۔ اسی طرح قرآن کے دیکھنے سے بھی پتا لگتا ہے واذا العشار عطلت۔ واذا الوحوش حشرت۔ واذا البحار سجرت۔ واذا النفوس زوجت واذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت واذا الصحف نشرت۔ ش۔ یعنے اوس زمانہ میں اونٹنیاں بے کار ہوجاویں گی اعلیٰ درجہ کی سواری اور باربرداری جن سے ایام سابقہ میں ہوا کرتی تھی یعنے اوس زمانہ میں سواری کا انتظام کوئی ایسا پیدا ہوگا کہ یہ سواریاں بیکار ہوجاویں گی۔ اس سے ریل کا زمانہ مراد تھا۔ وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ ان آیات کو تعلق قیامت سے ہے وہ نہیں سوچتے کہ قیامت میں اونٹنیاں حمل دار کیسے رہ سکتی ہیں کیونکہ عشار سے مراد حملدار اونٹنیاں ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اُس زمانہ میں چاروں طرف نہریں پھیل جاویں گی اور کتابیں کثرت سے اشاعت پاویں گی۔ غرضکہ یہ سب نشان اسی زمانہ کے متعلق تھے اب رہا مکان کے متعلق سو یاد رہے کہ دجال کا خروج مشرق میں بتلایا گیا جس سے ہمارا ملک مراد ہے۔ چنانچہ صاحب حجج الکرامہ نے لکھا ہے کہ فتنہ دجال کا ظہور ہندوستان میں ہورہا ہے۔

- -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ظہور مسیح اوسی جگہ ہو جہاں دجال ہو۔ پھر اُس گاؤں کا نام قدعہ قرار دیا ہے۔ جو قادیان کا مخفف ہے۔ یہ ممکن ہے کہ یمن کے علاقہ میں بھی اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۶ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انا الاوی القریتہ

الحکم

قادیان دار الامان

سنہ ۱۳۲۹

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر احمدی

نمبر ۳۶ | مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۸ رجب المرجب ۱۳۲۱ھ روز چہارشنبہ | جلد ۷

امورِ منزلیہ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرتے ہوئے ہم نہایت خوشی کے ساتھ اپنی قوم کو یہ خوشخبری راحت افزا سناتے ہیں کہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کے چھوٹے گھر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوسرا **بیٹا** پیدا ہوا۔ ہماری دعا ہو کہ اس مولود مسعود کی ولادت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے برکات کا باعث ہو اور یہ بچہ جو عزیزی **عبدالحی** سلمہ اللہ تعالیٰ کا چھوٹا بھائی ہے اپنے بھائی کی طرح اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کا ایک نشان اور حجت ہو۔ اپنے فیض رساں باپ کی طرح ابنائے آدم کے لئے ہر طرح نافع الناس ہو کر **اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض** سے متمتع ہونے والا ٹھیرے۔ وہ اسلام کا سچا خادم ہو اور قوموں کے درمیان قرآن کریم کی تبلیغ اور اشاعت کا ذریعہ ہو۔ غرض وہ ہر پہلو اور ہر رنگ میں اپنی قوم اور ملک کے لئے ایک نافع وجود ہو۔ آمین۔ ہم صدق دل سے اپنے محترم مخدوم کی خدمت میں قوم کی طرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

بچہ کا نام حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبد القیوم تجویز فرمایا

اس مولود مسعود کی پیدائش کی خبر سنکر حضرت حجۃ اللہ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ کسی دوسری جگہ درج کرینگے۔ ۲۸ ستمبر کو عقیقہ اور ختنہ بھی کیا گیا۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

(حضرت حجۃ اللہ جہلم میں)

۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو کچہری جانے سے پیشتر اعلیٰ حضرت نے ہمارے محترم مخدوم جناب خان محمد عجب خان صاحب آف زیدہ کو خطاب کرکے فرمایا کہ آپ نے رخصت لی ہے۔ ہمارے پاس ہی رہنا چاہیے خانصاحب نے دارالامان آنے کا وعدہ کیا اور تھوڑی دیر کے بعد پوچھا کہ انت منی وانا منک پر لوگ اعتراضات کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیا جاوے۔

فرمایا

انت منی تو بالکل صاف ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض اور نکتہ چینی نہیں ہو سکتی میرا ظہور محض اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے ہے اور اسی سے ہے۔ دوسرا حصہ اس الہام کا کسیقدر شرح طلب ہے سو یاد رکھنا چاہیے کہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا قرآن شریف میں بار بار اسکا ذکر ہوا ہے۔ وحدہ لا شریک ہے نہ اسکی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں نہ افعال الٰہیہ میں۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک ہو توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو کیا باعتبار ذات اور کیا باعتبار صفات اور افعال کے بے مثل مانے نادان جو اس الہام پر تو اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ اسکی حقیقت کیا ہے۔ لیکن اپنی زبان سے ایک خدا کا اقرار کرنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی صفات دوسرے کیلئے تجویز کرتے ہیں جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو محی اور ممیت مانتے ہیں۔ عالم الغیب مانتے ہیں حی القیوم مانتے ہیں کیا یہ شرک ہے یا نہیں؟ یہ خطرناک شرک ہے جس نے عیسائی قوم کو تباہ کیا ہے اور اب مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے ان کے اس قسم کے اعتقادوں کو اپنے اعتقادات میں داخل کر لیا ہے۔ پس اس قسم کے صفات جو اللہ تعالیٰ کے ہیں کسی دوسرے انسان میں خواہ وہ نبی ہو یا ولی تجویز نہ کرے اور اسیطرح خدا تعالیٰ کے افعال میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ دنیا میں جو اسباب کا سلسلہ جاری ہے بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ توحید کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک فی الاسباب کا بھی شائبہ باقی نہ رہے خواص الاشیاء کی نسبت کبھی یہ یقین نہ کیا جاوے کہ وہ خواص ان کے ذاتی ہیں بلکہ یہ ماننا چاہیے کہ وہ خواص بھی اللہ تعالیٰ نے انمیں ودیعت رکھے ہیں جیسے تربد اسہال لاتی ہے یا سم الفار ہلاک کرتا ہے۔ اب یہ قوتیں اور خواص ان چیزوں کے خود بخود نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے انمیں رکھے ہوئے ہیں اگر وہ نکال لے تو پھر نہ تربد دست آور ہو سکتی ہے اور نہ سنکھیا ہلاک کرنے کی خاصیت رکھ سکتا ہے اور نہ اسے کھا کر کوئی مر سکتا ہے۔ غرض اسباب کے سلسلہ کو حد اعتدال سے نہ بڑھاوے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے۔ تو توحید کی حقیقت اسمیں متحقق ہوگی اور اسے موحد کہیں گے لیکن اگر وہ صفات و افعال الٰہیہ کو کسی دوسرے کے لئے تجویز کرتا ہے تو وہ زبان سے گو کتنا ہی توحید ماننے کا اقرار کرے وہ موحد نہیں کہلا سکتا۔ ایسے موحد تو آریہ بھی ہیں جو اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن باوجود اس اقرار کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ روح اور مادہ کو خدا نے پیدا نہیں کیا۔ وہ اپنے وجود اور قیام میں اللہ تعالیٰ کے محتاج نہیں ہیں گویا اپنی ذات میں ایک مستقل وجود رکھتے ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا۔ اسی طرح پر بہت سے لوگ ہیں جو شرک اور توحید میں فرق نہیں کر سکتے یا ایسے افعال اور اعمال انسے سرزد ..... ہوتے ہیں یا وہ اس قسم کے اعتقادات رکھتے ہیں جنمیں صاف طور پر شرک پایا جاتا ہے۔ مثلاً کہہ دیتے ہیں کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو ہم ہلاک ہو جاتے یا فلاں کام درست نہ ہوتا۔ پس انسان کو چاہیے کہ اسباب کے سلسلہ کو حد اعتدال سے نہ بڑھاوے اور صفت و افعال الٰہیہ میں کسیکو شریک نہ کرے۔

انسان میں جو قوتیں اور ملکے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں انہیں وہ حد سے نہیں بڑھ سکتے۔ مثلاً آنکھ اوس نے دیکھنے کے لئے بنائی ہے اور کان سننے کے لئے زبان بولنے اور ذائقہ کے لئے اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کانوں سے بجائے سننے کے دیکھنے کا کام لے اور زبان سے بولنے اور چکھنے کی بجائے سننے کا کام لے۔ ان اعضاء اور قویٰ کے افعال اور خواص محدود ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات محدود نہیں ہیں اور لیس کمثلہ شیء ہے۔ غرض یہ توحید تب ہی پوری ہوگی جب اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے وحدہ لا شریک یقین کیا جاوے اور انسان اپنی حقیقت کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت سمجھے کہ نہ میں کچھ ہوں اور نہ میری تدابیر اور اسباب کچھ چیز ہیں۔

اس سے ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید ہم استعمال اسباب سے منع کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایت اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بناوے بلکہ انکو بطور خادم سمجھے جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہو تو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے۔ تو اصل مقصد اوس کا بٹالہ پہنچنا ہے نہ وہ ٹٹو یا یکہ پس اسباب پر کلی بھروسہ نہ کرے بلکہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں بیکار ہو جاویں اور کوئی نفع نہ دیں اسی کے موافق ہے جو مجھے الہام ہوا ہے۔

رب کل شیء خادمک

بت پرستوں کا شرک تو موٹا ہوتا ہے کہ پتھر بناکر پوجا کرتے ہیں یا کسی درخت یا اور شے کی پرستش کرتے ہیں اس کو تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ یہ باطل ہے یہ زمانہ اب اس قسم کی بت پرستی کا نہیں ہے بلکہ اسباب پرستی کا زمانہ ہے اگر کوئی بالکل ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہے اور سست ہو جاوے تو اوس پر تو خدا کی لعنت ہوتی ہے لیکن جو اسباب کو خدا بنا لیتا ہے وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اسوقت یورپ دو شرکوں میں مبتلا ہے ایک تو مردہ کی پرستش کر رہا ہے اور جو اس سے بچے ہیں اور مذہب سے آزاد ہو گئے ہیں وہ اسباب کی پرستش کر رہے ہیں اور اسطرح پر یہ اسباب پرستی مرض دق کیطرح لگی ہوئی ہے اور یورپ کی تقلید نے اس ملک کے نوجوانوں اور نو تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی ایسی مرض میں مبتلا کر دیا ہے۔ وہ اب سمجھتے ہی نہیں ہیں کہ ہم اسلام سے باہر جا رہے ہیں اور عناصر پرستی کو چھوڑ کر اسباب پرستی کے دق میں مبتلا ہو رہے ہیں یہ دق دور نہیں ہو سکتی اور اسکا کوئی علاج نہیں ہو سکتا جب تک انسان کے دل میں خدا کی ایک تجلی نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے فیض اور اثر کو اس تک پہنچاتی ہے اور یہ تجلی اوسوقت پیدا ہوتی ہے جب انسان ایک منکسر النفس ہو جاوے اور اپنی ہستی کو بالکل فانی سمجھے جسکو فنا نظری کہتے ہیں۔

فنا کی دو قسمیں ہیں ایک فنا حقیقی ہوتی ہے جیسے وجودی مانتے ہیں کہ سب خدا ہی ہیں یہ تو بالکل باطل اور غلط ہے۔ اور یہ شرک ہے لیکن دوسری قسم فنا کی فنا نظری ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا شدید اور گہرا تعلق ہو کہ اوس کے بغیر ہم کچھ چیز ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کی ہستی میں اپنی ہستی ہو اور باقی سب ہیچ اور فانی ہو یہ فنا اتم کا درجہ توحید کے اعلیٰ مرتبہ پر حاصل ہوتا ہے اور توحید کامل ہی اس درجہ پر ہوتی ہے جو انسان اس درجہ پر پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کچھ ایسا کھویا جاتا ہے کہ اوس کا اپنا وجود بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے جیسے ایک لوہے کا ٹکڑا آگ میں ڈالا جاوے اور وہ اسقدر گرم کیا جاوے کہ سرخ

الحکم دس ہزار کس طرح شائع ہو

ہمارا اور آپ کا فرض

دو روز عمر خود در کار دین کوشید آیا اں
کہ آخر ساعت رخصت بصد حسرت شود پیدا

پیشتر الحکم کی کسی گزشتہ اشاعت میں احمدی قوم کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ کوشش کرے کہ شروع سال سے الحکم کی اشاعت دس ہزار ہو جاوے۔ بظاہر یہ امر بہت ہی مشکل اور یہ منزل ایک دشوار گزار منزل معلوم ہوتی ہے لیکن اگر ہم سب مل کر الحکم کو اپنی

غرض متحد

سمجھ کر کوشش کریں تو تین مہینے کے اندر دس ہزار خریدار کا بہم پہنچانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ میں نے اس تحریک کو پیش کرتے وقت اپنی مشکلات کا بھی اظہار کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس قدر کام ایک شخص کو کرنے پڑتے ہیں پھر ایسی مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود بھی الحکم کے ۱۳ خریداروں سے سوا اٹھارہ سو تک پہنچ جانا چھوٹی سی بات نہیں اگرچہ سات سال کے اندر یہ تعداد کیسی ہی قلیل کیوں نہ ہو لیکن کچھ شک نہیں کہ مذہب کے نام سے متنفر دنیا میں ایک مذہبی جماعت کا قائم کرنا جیسی عظیم الشان کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اسی رنگ اور حیثیت سے اخبار اور اس کے مذاق سے ناآشنا لوگوں میں **اخباری مذاق** کا پیدا کرنا بھی کوئی چھوٹی سی بات نہیں۔ اور میں مذہبی اخبار میں اس امر کو کسر نفسی یا حصول کریڈٹ کی بنا پر ہرگز بیان نہیں کرتا بلکہ یہ واقعات ہیں جنکا اظہار کرنا پڑتا ہے یا اللہ تعالیٰ کا فضل اور نعمت ہے جسکی تحدیث ضروری ہے مجھ پر نکتہ چینیاں کی جا سکتی ہیں اور کی جاتی ہیں لیکن میں ان نکتہ چینیوں کی اسی حد تک پروا کرتا ہوں جہاں تک وہ کوئی حقیقت اپنے اندر رکھتی ہیں لیکن جہاں محض نکتہ چینی ہی ہوتی ہے وہاں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قول کہکر تسلی کر لیا کرتا ہوں

نکتہ چینی آسان ہے لیکن نکتہ آفرینی مشکل ہے

اور علاوہ بریں جب تک ایک آدمی پبلک لائف بسر کرتا ہے اور کسی امر مہم کا اہتمام اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اسوقت تک گو نہیں چاہئے کہ پبلک کے اعتراضوں سے بچ جاوے یہ ناممکن محض ہے۔ خدا تعالیٰ کے ماموروں پر تو اعتراض ہو جاتے اور نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں پھر جو خدا کی طرف سے بھی مامور نہ ہو اور ایک ذمہ واری کا کام اپنے ہاتھ میں لے وہ نکتہ چینی سے بھی بچنا چاہے اور اس امر خطیر کا ذمہ دار بھی رہے

ایں خیال است و محال است و جنوں

میں نے جب اس کام کو شروع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو قومی ضرورت تھی کو مدنظر رکھکر کیا تھا اور ایک خدمت اسکے ذریعہ کرنی چاہی تھی جسکو میں اب تک اپنی نجات کا وسیلہ اور ذریعہ سمجھتا ہوں میرے دل میں اسوقت یہی جوش اور تحریک تھی اور خدا تعالیٰ کے لئے تھی یہی وجہ تھی کہ بظاہر اسوقت جو مشکلات دنیا کے میرے سامنے بصورت نقد موجود تھے میں نے ان کی پروا نہیں کی پھر ایسی صورت میں بھی جبکہ زید و عمرو کا خوش کرنا میرا مقصد اور غرض نہ تھی اور نہ اب ہے پھر مجھے کسی کی نکتہ چینی اور ناپسندیدگی کے اظہار پر ناراض نہیں ہونا چاہئے بلکہ ان نکتہ چینیوں کو اپنے لئے بیدار کرنے والے تازیانے اور وسعت معلومات کا سچا ذریعہ سمجھنا چاہئے اسلئے میں چاہتا ہوں کہ الحکم کی بہتری اور بھلائی کے لئے جسقدر نکتہ چینیاں اس پر ہو سکتی ہیں آزادی سے کی جاویں اور جہانتک ان نقائص کے دور کرنے کے اسباب اور ذریعے ہیں ان سے بھی اطلاع دی جاوے۔ تاکہ مفید مشوروں اور رایوں کے بعد وہ زیادہ بہتر زیادہ مفید اور دلچسپ اور کامل ارگن ہو سکے۔

ایسا کیوں روا رکھا جاتا ہے کہ میں خود ہی ان تجاویز پر غور کرتا رہوں جو الحکم کی بہتری کی میرے ذہن میں آسکتی ہیں نہیں بلکہ ہر فرد کا فرض ہونا چاہئے کہ جو وہ تجویز اس کی عمدگی اور وسعت اشاعت کی اس کے ذہن میں آسکے وہ پیش کرے۔ لیکن وہ اس خیال سے پیش نہ کرے کہ اس کی تجویز پر خواہ وہ مفید ہو یا غیر مفید ضرور عمل کر لیا جاوے بلکہ محض نیک نیتی سے بھلائی کے لئے پیش کرے۔

الغرض
الحکم ہم سب کی ایک غرض مشترک ہے

میں چاہتا ہوں کہ یہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کا ایک سچا ذریعہ ہو اور یہ ساری قوم کا فرض ہے کہ محض اس بنا پر کہ وہ اس کے محبوب و مولا آقا کے وصایا اور کلمات طیبات کے گراں قدر موتیوں کا امین ہے اور بزرگان ملت کے منہ سے نکلے ہوئے ارشادات عالیہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اس کی پوری پوری قدر کریں ان کی قدر دانی مجھے اس قابل بنا دے گی کہ میں اپنے فرائض متعلقہ اخبار کو پوری مستعدی سے ادا کرنے کے قابل ہو سکوں اور وہ اسی طرح پر ممکن ہے کہ اس کی اشاعت کو بہت بڑے وسیع پیمانہ پر بڑھایا جاوے۔ دو لاکھ کی جماعت میں سے دس ہزار آدمیوں کا بہم پہنچانا کوئی بڑی بات نہیں ہے +

خصوصاً ایسی حالت میں کہ الحکم کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی رعائتیں بھی روا رکھی جاویں۔ میں اس سلسلہ مضامین میں الحکم کی آئندہ ترتیب مضامین اس کے ایڈیٹوریل چارج کے متعلق بھی بعض باتیں پیش کرنی چاہتا ہوں۔ فی الحال میں اسپر اس نوٹ کو ختم کرتا ہوں کہ یہ وقت پوری ہمت اور سعی سے کام کرنے کا ہے جہاں تک جلد ممکن ہو خریداروں کی فہرستیں جلد بھیجی جاویں تاکہ مجھے اندازہ کرنے کا موقع ملے کہ کتنا نمبر کس اندازے سے بڑھایا جاوے +

ضرورت! ضرورت!!!

دفتر الحکم کے متعلق دو آدمیوں کی ضرورت ہے انمیں سے ایک انگریزی خوان ہو جو کم از کم انٹرنس پاس ہو اور عربی زبان سے بھی کسقدر واقف ہو کم از کم قرآن شریف کا ترجمہ ہی جانتا ہو۔ اخبار نویسی اور مضمون نویسی کا مذاق ہو انگریزی سے اردو ترجمہ کر سکتا ہو۔ .... درخواست کے ساتھ انگریزی سے اردو ترجمہ کا نمونہ بھیجنا چاہئے

دوسرا عربی دان ہو باقاعدہ اوس نے علوم عربیہ کی تحصیل کی ہو۔ صحاح ستہ اور تفسیر کا ترجمہ بخوبی کر سکتا ہو اخبار بینی اور اخبار نویسی کا مذاق رکھتا ہو عربی اخبارات کا ترجمہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ آجکل کے عربی علم ادب سے واقف ہو +

انشاء اللہ تعالیٰ تنخواہ اور دیگر امور متعلقہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکیگا ان دونوں آدمیوں کو اخبار الحکم کے متعلق کام کرنا ہوگا۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۴ء سے ان کی خدمات لی جاویں گی۔ درخواستیں ایڈیٹر و مالک الحکم کے نام آنی چاہئیں

الہامات المسیح

خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام مطبوعہ الہامات کو جو مختلف کتابوں میں شائع ہوئے ہیں یکجا جمع کیا ہے اور عربی الہامات پر اعراب بھی دیدئے ہیں اور جنکا ترجمہ حضرت حجۃ اللہ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہوا ہے انکا وہی ترجمہ دیدیا ہے جنکا ترجمہ نہیں ہے ان کا ترجمہ مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے کیا ہے اور بعض دوستوں نے جو اہل علم احباب ہیں اوس کی صحت اور اصلاح کی ہے اس کے بعد میں نے حضرت حجۃ اللہ سے اجازت طلب کی تھی جسپر آنحضرت نے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ تمہیں اس کام کے لئے اجازت ہے لیکن اس معاملہ میں پورا غور اور فکر کر لو اور ان تمام پیشگوئیوں کو جمع کرو جو براہین وغیرہ میں اسوقت لکھی تھیں جبکہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا اور کوئی بھی مجھے شناخت نہ کرتا تھا

راقم مرزا غلام احمد عفی عنہ

غرض اس نسخہ میں یہ مجموعہ الہامات لیا گیا ہے آپ احباب اسکی اشاعت کیلئے مجھے مدد دیں۔ ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے پیشگی بھیجکر مجھے اس قابل بنا دیں کہ میں یہ الہامات المسیح شائع کر سکوں۔ خاکسار عبد الحی عرب +